

قَضَائِمُ الدِّينِ وَفَتْحُ قُرْبَانِ

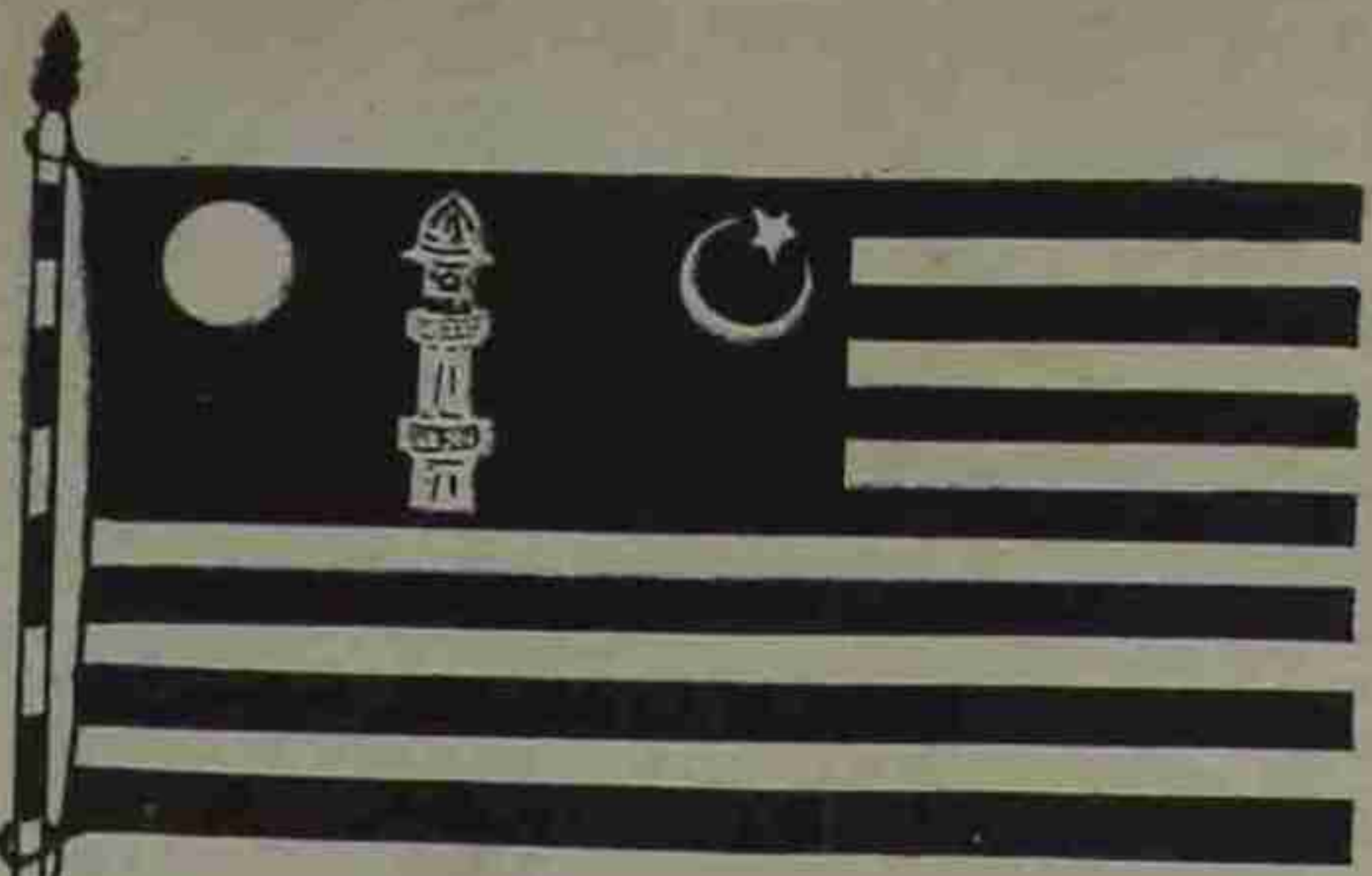
قَلَمُ



”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔“

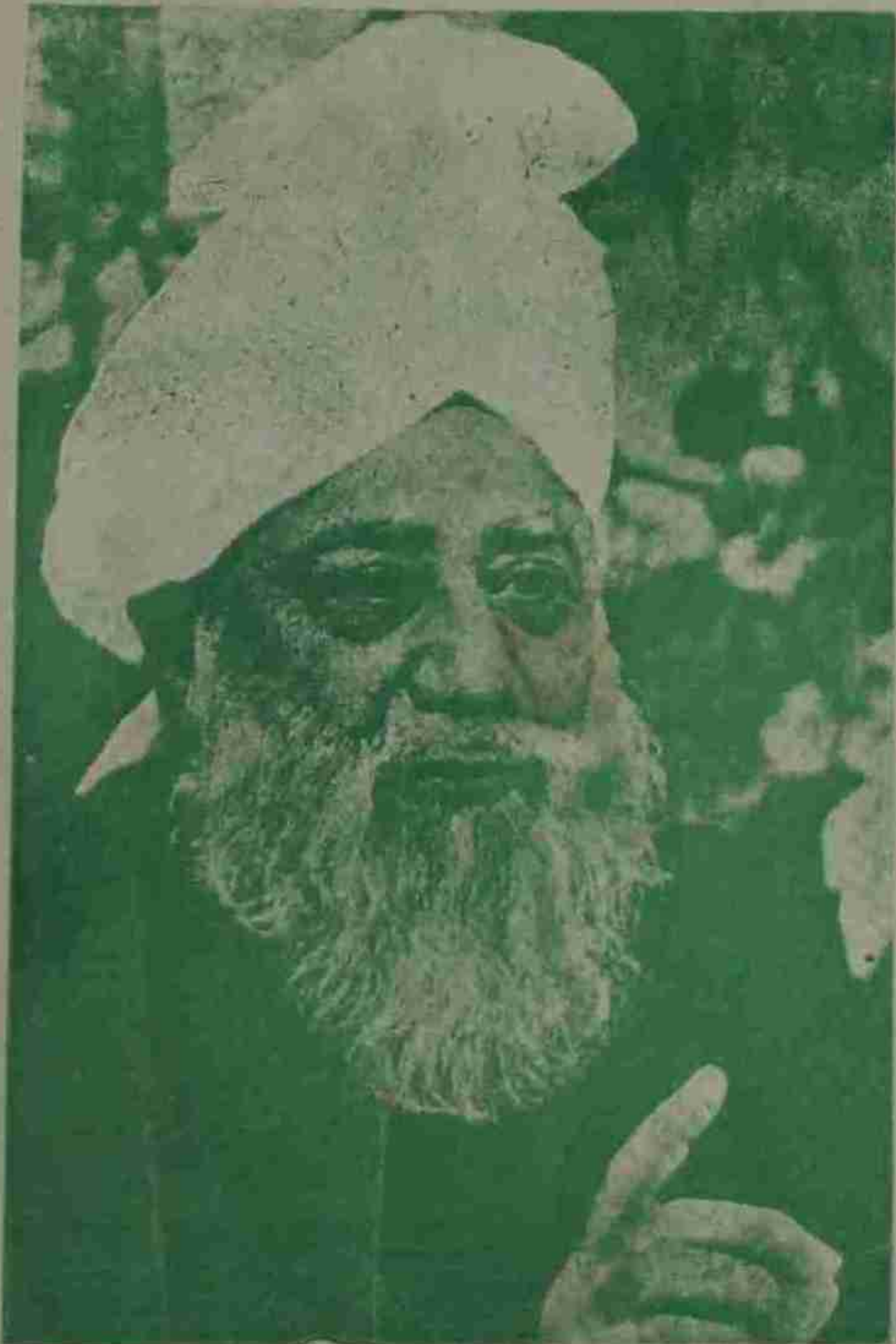


بانی مَدَامِ الاحمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ



”میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا“ (ابن مسیح موعودؑ)

”قیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔“



حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث علیہ اللہ تعالیٰ

شائع کردہ مجلس خدام الامم احمدیہ مکران قادیان

خادم کا عہد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی، قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے ہر دم تیار رہوں گا۔ اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا۔ اور خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔ (انشاء اللہ)

أطفالُ الاحمدية کا عہد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور احمدیت، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ کسی کو گالی نہیں دوں گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (انشاء اللہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ • نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ • وَعَلَى عَائِلَتِهِ الْمُسِيحِ الْمَوْعِدِ

نَضَّيْتُ مِيتَ اللَّهِ وَفَشَحْتُ قَتْرَ يُبَى

فَاتِح

اکتوبر ۱۹۸۱ء

اتحاد ۱۳۶۰ھ

جملہ کیات :-

- حرف آغاز
- درس قرآن مجید
- درس حدیث شریف
- ملفوظات حضرت یح موعود علیہ السلام
- حضرت مصلح موعودؑ کے زبانی اشادات
- خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
- پیغام حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
- پیغام محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ
- پیغام محترمہ صدر صاحبہ لجنہ امان اللہ مرکزیہ
- رسالہ سے متعلق ضروری گزارشات
- حضرت مصلح موعودؑ کا ایک علمی کارنامہ "تفسیر معبر"
- ہر سالہ سالانہ اجتماع • مجلس خدام الاحمدیہ کی مختصر تاریخ
- اطفال الاحمدیہ سے متعلق چند باتیں
- سالانہ رپورٹ دفتر مرکزیہ و مجالس کی سررمیاں
- مجلس انصار اللہ و لجنہ امان اللہ کے صفحات

ترتیب و پیشکش :-

- زیر سرپرستی :-
- محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
- صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
- محمد انعام غوری نائب صدر
- جلال الدین نیر نائب صدر
- بشیر احمد طاہر مہتمم مرکزیہ
- خورشید احمد الوری مہتمم اشاعت
- منیر احمد خاں مہتمم مقامی
- جاوید اقبال اختر مہتمم تعلیم
- منیر احمد حافظ آبادی مہتمم صنعت و تجارت

مطبوعہ

فضل عمر پرنٹنگ پریس محلہ احمدیہ - قادیان

حرف آغاز

پندرہویں صدی میں داخل ہونے کے ساتھ ہماری ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ تربیت اور تبلیغ کے میدان پہلے سے زیادہ جدوجہد کے منتظر ہیں۔ تحریر اور تقریر کے ذریعہ موعظہ حسنہ کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے اور سب سے بڑھ کر اپنا عملی کردار مثالی رنگ میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

تقسیم ملک کے بعد جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان سے صرف ایک اخبار "جدا" شائع ہو رہا ہے۔ اور جماعت کی تربیتی و تبلیغی مساعی کی وسعت روز افزوں ہے۔ دریں صورت افادہ و استفادہ کا یہ واحد ذریعہ ناکافی ہوتا جا رہا ہے۔

چند ماہ پیشتر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے ایک سہ ماہی رسالہ شائع کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔ جس کو حضور انور نے ازراہ شفقت و نوازش منظور فرماتے ہوئے اس رسالہ کے لئے "فاتح" نام پسند فرمایا۔

مذکورہ رسالہ کی رجسٹریشن کے لئے کارروائی جاری ہے۔ اُمید ہے عنقریب منظوری مل جائے گی۔ نمونہ کے طور پر یہ ایک رسالہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے مبارک اور نافع الناس بنائے۔ اُمید کرتا ہوں کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت اپنے اس رسالہ کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے ہر ممکن تعاون کرتی رہیں گی۔ اور زیادہ سے زیادہ اراکین اس رسالہ کے خود بھی خریدار بنیں گے اور انفرادی و اجتماعی لحاظ سے اس کی خسرداری بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

مرزا وسیم احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

اور جب کتابیں پھیلادی جائیں گی (سُورَةُ التَّكْوِيْرِ آيَةُ ١١)

حَلِّ لُغَاتٍ :- نُشِرَتْ : نَشَرَ سے بھول کا مؤنث کا صیغہ ہے۔ اور نَشَرَ الْخَبَرِ (نَشْرًا) کے معنی ہیں اَدَاعَا اُس کو پھیلا دیا۔ اور نَشَرَ الثَّوْبَ وَ الْكِتَابَ کے معنی ہیں بَسَطَهُ..... اُس نے کپڑے اور کتاب کو کھولا۔ اور نَشَرَ اللّٰهُ الْمَوْتِیَّ کے معنی ہوتے ہیں اَحْيَاہُمْ۔ اللہ نے مردوں کو زندہ کیا۔ اور نَشَرَ الْمَوْتِیَّ کے معنی ہیں حَيَّوْا مُرْدَے زندہ ہو گئے..... پس وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کے معنی ہوں گے جبکہ صحیفے پھیلانے جائیں گے یا جبکہ وہ کھولے جائیں گے یا جبکہ مُرْدَے صحیفے پھر سے زندہ کئے جائیں گے۔

تفسیر :- یہ تینوں معنی اس زمانہ میں بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کے پہلے معنی یہ تھے کہ صحیفے پھیلانے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ کتابوں اور اشتہارات کی اشاعت کے لئے مطابع نکل آئے ہیں۔ پھر ریل گاڑیاں ایجاد ہو چکی ہیں جن سے شائع شدہ اخباریں اور کتابیں سارے جہان میں پھیل جاتی ہیں۔ دُنیا میں پچاس پچاس لاکھ روزانہ چھپنے والے اخبارات موجود ہیں۔ اسی طرح کتابیں چھپتی ہیں تو دس دس بیس بیس لاکھ نسخہ ایک ایک کتاب کا نکل جاتا ہے۔ یہی خبر اس آیت میں دی گئی تھی کہ صحیفے دُنیا میں پھیلا دیئے جائیں گے۔

دوسرے معنی اس کے یہ تھے کہ صحیفے کھولے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو چکی ہے۔ کیونکہ کتابوں کے پڑھنے کا رواج موجودہ زمانہ میں بہت بڑھ گیا ہے۔ پھر بڑی بڑی لائبریریاں کھل گئی ہیں جہاں لوگ آتے اور کتابیں وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں۔ اور جو لوگ لائبریریوں کے ممبر ہوتے ہیں وہ اپنے گھر پر بھی اُن کتابوں کو لے جاتے ہیں۔ غرض کتابیں بجائے بند رہنے کے کھل گئی ہیں۔ اور علم کا پرچا دُنیا میں چاروں طرف ہو گیا ہے۔ پھر یہ پیشگوئی اُس رنگ میں بھی پوری ہوتی ہے کہ بڑی بڑی لائبریریاں آثارِ قدیمہ نے نکال کر رکھ دی ہیں..... غرض مُرْدَے صحیفے اس زمانہ میں زندہ کئے جا رہے ہیں۔ اور وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہو رہی ہے۔

(منقول از تفسیرِ کبیر جلد ششم صفحہ ۲۲۴)

اسلام میں اطاعت کا بلند معیار

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا
أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ -

(بخاری)

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مسلمان پر اپنے افسروں کی ہر بات سُننا اور ماننا فرض ہے۔ خواہ اُسے ان کا کوئی حکم اچھا لگے یا بُرا لگے۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں جس میں خدا اور رسول کے کسی حکم کی (یا کسی بالا افسر کے حکم کی) نافرمانی لازم آتی ہو۔ اگر وہ ایسی نافرمانی کا حکم دیں تو پھر اس میں ان کی اطاعت فرض نہیں۔

تشریح :- یہ حدیث اسلامی معیارِ اطاعت کا بنیادی اصول پیش کرتی ہے۔ اسلام ایک انتہا درجہ کا نظم و ضبط والا مذہب ہے۔ وہ کسی شخص کو اپنے حلقہ میں جبراً داخل کرنے کا مؤید نہیں۔ اور صاف اعلان کرتا ہے کہ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں) لیکن جب کوئی شخص خوشی اور شرح صدر کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے تو پھر اسلام اس سے اُس نظم و ضبط کی توقع رکھتا ہے جو ایک منظم قوم کے شایانِ شان ہے۔ وہ اپنے ہر فرد کو کامل اطاعت کا نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ اور افسروں کے حکم پر حیل و حجت کی اجازت نہیں دیتا کہ جو حکم پسند ہو وہ مان لیا اور جو ناپسند ہو اُس کا انکار کر دیا "سُنو اور مانو" اسلام کا ازلی نعرہ رہا ہے۔ مسلمان کے اس ضابطہ حیات میں صرف ایک ہی استثناء ہے اور وہ یہ کہ اُسے کسی ایسی بات کا حکم دیا جائے جو صریح طور پر خدا اور اس کے رسول یا کسی بالا افسر کے حکم کے خلاف ہو۔ اس کے علاوہ ہر حکم میں خواہ وہ کچھ ہو اور کیسے ہی حالات میں دیا جائے "سُنو اور مانو" کا اُل قانون چلتا ہے۔

(منقول از "چالیس جواہر پارے"

مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب روضہ)



فتح اُسی کو ملتی ہے جس سے خدا خوش ہو

”اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا ہے اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا ہے اس میں یہی ستر ہے کہ یہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔ پھر جب یہ بات ہے تو یاد رکھو کہ حقائق اور معارف کے دروازوں کے کھلنے کیلئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ اس لئے تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ اور میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے بہت ہی کثرت سے ہوا ہے۔ اگر ہم نری باتیں ہی باتیں کرتے ہیں تو یاد رکھو کہ کچھ فائدہ نہیں ہے فتح کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔۔۔ میرا ایمان یہی ہے کہ فتح اُسی کو ملتی ہے جس سے خدا خوش ہو۔ اس لئے ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور محبت کا فیض ہمیں ملے۔ پھر خدا کی مدد کو لے کر ہمارا فرض ہے اور ہر ایک ہم میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ اُن حملوں کے جواب دیتے ہیں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ ہاں جواب دیتے وقت نیت یہی ہو کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔“

سیدنا حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے زبیر ارشادات

(۱)

”میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اُسے ہوائے لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسل بعد نسل دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو۔ اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں، یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ جٹ جائے۔ اور ایسی صورت اختیار کر لے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسل تک یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔“ (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

(۲)

”نوجوانوں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نئی نسلیں جیت تک اس دین اور ان اصولوں کی حامی نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں اُس وقت تک اس سلسلہ کی ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا۔۔۔۔۔ وہ اصلاح صرف اسی رنگ میں ہو سکتی ہے کہ نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آجائے۔“ (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

(۳)

”نوجوانوں کے اندر۔۔۔۔۔ بیداری اور ہوشیاری پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر جگہ مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی جائے اور اس میں ایسے نوجوان شامل کئے جائیں جو عملی رنگ میں اپنی ایسی اصلاح کرنے کے لئے تیار ہوں کہ اُن کا وجود دوسروں کے لئے نمونہ بن جائے۔“ (الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

(۴)

”ہمارے نوجوان اگر اعلیٰ قابلیتیں پیدا کر لیں تو دنیا کے اعداد و شمار ہمارے راستے میں روک نہیں بن سکتے کیونکہ جب یہ لوگ یہ دیکھیں گے کہ دنیا کا سب سے بڑا سائنسدان بھی احمدی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا محقق بھی احمدی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا مولوی بھی احمدی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا انجینئر بھی احمدی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا ڈاکٹر بھی احمدی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا بیسٹربھی احمدی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا صنعتی بھی احمدی ہے تو وہ احمدیت کی طرف توجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ چوٹی کا آدمی بنے۔ فارسی کا ایک مقولہ ہے۔

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

اگر ہمارے نوجوان ہر فن میں کمال پیدا کریں تو ترقی کے نا بہت آسان ہو جائے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہمارا مبلغ جہاں بھی تبلیغ کر رہا ہوگا وہاں یہ بات اس کی مدد کر رہی ہوگی۔ کہ یہ اُس قوم کا مبلغ ہے جس میں ایسے ایسے اعلیٰ پایہ کے انسان پائے جاتے ہیں۔ پس ہمارے نوجوانوں کو زندگیاں سدھارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اپنی نگاہوں کو اُونچا کرنا چاہیے اور یہ عزم کر لینا چاہیے کہ میں نے فلاں فن میں چوٹی کا آدمی بننا ہے۔ اور اس کوشش میں فنا ہو جانا ہے۔ (الفصل ۲۴ ستمبر ۱۹۶۶ء)

۵

”تم اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ قابل بناؤ۔ زیادہ سے زیادہ لائق بناؤ۔ نہ صرف دین میں بلکہ دنیا کے ہر کام میں۔ ہر فن اور ہر پیشہ میں۔ یہاں تک کہ کوئی میدان ایسا نہ ہو کہ جس میں احمدیہ جماعت کے افراد سے زیادہ لائق افراد دنیا میں مل سکیں۔ سب سے کامل لوہا تم بنو۔ سب سے کامل تجارت تم بنو۔ سب سے کامل میٹ تم بنو۔ سب سے کامل کپڑا بننے والے تم بنو۔ سب سے کامل مشین بنانے والے تم بنو۔ اور جب تم اس ارادہ اور عزم سے کھڑے ہو گے اور دنیا کے ممالک میں نکل جاؤ گے تو خدا کے فرشتے تم پر برکتیں نازل کریں گے۔“ (خطبہ جمعہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء بحوالہ خالد نومبر دسمبر ۱۹۶۳ء)

۶

”محبت بے شک پہلی چیز ہے جو ذہانت پیدا کرتی ہے۔۔۔۔۔ مگر دوسرا حصہ ذہانت کا سہرا سے مکمل ہوتا ہے۔“
”سہرا بنی نوع انسان کے لئے ایک رحمت کا خزانہ ہے۔“ (الفصل ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

۷

”کام کرنے کی عادت ڈالنا ہی نہایت اہم چیز ہے۔ اور اسے جماعت کے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ تا جو لوگ سست ہیں وہ بھی چست ہو جائیں۔ اور ایسا کوئی بھی نہ رہے جو کام کرنے کو عیب سمجھتا ہو۔ جب تک ہم یہ احساس نہ مٹا دیں کہ بعض کام ذیل ہیں اور ان کو کرنا ہتک ہے یا یہ کہ ہاتھ سے کما کر کھانا ذلت ہے اُس وقت تک ہم دنیا سے غلامی کو نہیں مٹا سکتے۔“
(الفصل ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء)

۸

”وہ لوگ جو خدمتِ خلق کو اپنا مقصد قرار دیتے ہیں وہی ہر قسم کی عزت کے مستحق ہیں۔“ ”غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بے کسوں کی تا دنیا کو معلوم ہو کہ احمدی کتنے بلند ہوتے ہیں۔“ (الفصل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

۹

”اگر تم یہ کام کرو تو گویا دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے۔۔۔۔۔ مگر خدا تمہارا نام جانے گا۔ اور جس کا نام خدا جانتا ہو اُس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔“

(الفصل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

آئندہ آٹھ سالوں تک ذیلی تنظیموں کیلئے اہم پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے فکر انگیز خطاب کا اقتباس

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع میں اختتامی خطاب فرمایا۔ اور قرآنی آیات کی روشنی میں سچے مومن کی صفات اور ان کے لئے الغامات کا ذکر فرماتے ہوئے ذیلی تنظیموں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور جماعتی زندگی کے تئیس سال پورے ہونے تک جو نمایاں کام کرنے میں ان کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ ذیل میں اس فکر انگیز خطاب کا ایک اقتباس ہدیہ قرار میں کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ————— ”جب ہم ان آیات پر غور کرتے ہیں اور جب ہم سچے مومنوں کی وہ صفات اپنے سامنے رکھتے ہیں جو یہاں بیان ہوئی ہیں تو ہمارے سامنے ہمارا، جماعت احمدیہ کا اور اس کی ذیلی تنظیموں کا، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ کا پروگرام آجاتا ہے اور اسی کا اس وقت میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اعلان سے قبل یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ

ہماری جماعتی زندگی کے شش سال

پورے ہونے میں قریباً دس سال (اور اب تو آٹھ سال۔ ناقل) باقی ہیں۔ اور میرے پروگرام کا تعلق ان دس سالوں سے ہے۔

نمبر ۱۔ علوم روحانی کا سیکھنا۔ اس کے لئے پروگرام یہ ہے کہ عمر کے لحاظ سے ہر سطح پر فائدہ بسترنا القرآن پڑھنے والا ہو۔

(ب)۔ یہ علوم روحانی اور علوم قرآنی کے سیکھنے کے عنوان کے نیچے۔

”ب ۱“ یہ ہے کہ عمر کے لحاظ سے طفل، ہر خادم، ہر نیا احمدی، ہر پرانا غافل احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف متوجہ ہو۔

اور ”ب ۲“ یہ ہے کہ جو قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں وہ قرآن کریم کے معانی اور اس کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔

پروگرام نمبر ۲۔ یہ جو کہا گیا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش آیات باری سے بھری ہوئی ہے۔ اس میں یہ حکم پنہاں ہے کہ جن علوم کو دنیوی

علوم کہا جاتا ہے جن کا تعلق افلاک سے ہے۔ کیمیا سے ہے۔ طبوعات سے ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء سے ہے۔ زراعت سے ہے۔

طب سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بھی خدا کی آیات نظر آتی ہیں۔ اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدے کیلئے پیدا کیا ہے اور ان کا بھی

ایک کمان کے لئے سیکھنا ضروری ہے۔ اس لئے آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعت، میری خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی ضروریات

کو سامنے رکھتے ہوئے اور دنیا پر احسان کرنے کی خاطر، خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں دنیوی علوم بھی روحانی نور کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے

سیکھنے کی کوشش کرے۔ اور ان دس سالوں میں یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہمارا کوئی بچہ بھی میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو۔ اس کی ذمہ داری امرائے

منفع پر ہے۔

پروگرام کا تیسرا حصہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت اسلام کے حسین اخلاق پر قائم ہو۔ اور اصلاح یافتہ معاشرہ

اپنے ماحول میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ (ہفت روزہ بیکار قادیان مجریہ۔ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام تعالیٰ کا

پیغام

برموقع تیسرا سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ

”میرے بچو اور عزیزو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“
مجھے خوشی ہے کہ کشمیر کے خدام احمدیت اپنا تیسرا سالانہ
اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ خدا کرے یہ اجتماع ہر لحاظ سے
کامیاب اور بابرکت ثابت ہو۔ آمین۔

ہماری جماعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرھویں صدی
ہجری میں داخل ہو چکی ہے جو کہ آسمانی نوشتوں کے مطابق غلبہ اسلام
کی صدی ہوگی۔ یہ آنے والا دور جہاں بہت سی کامیابی اپنے ساتھ
لائے گا وہاں اس میں غلبہ اسلام کی خاطر انتہائی قربانیاں بھی پیش کرنی
ہوں گی۔ اس دور میں احمدی نوجوانوں پر بڑی اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی
ہیں۔ آپ عمر کے لحاظ سے اس دور میں سے گزر رہے ہیں جو بہت
جوش اور عزم کا مظہر ہوتا ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی تمام
استعدادیں اور جوش خدمت اسلام اور خدمت احمدیت کے لئے
وقف کر دیں۔ مرکز سے گہرا اور مضبوط تعلق قائم کریں۔ اس کی ہر
آواز پر اطاعت کے جذبہ کے ساتھ لبیک کہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم
رکھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت پر ہمیشہ عمل
کرتے رہیں کہ:-

”اپنے نفس پر اور اپنے تمام آراموں پر اور اپنے
کل تعلقات پر اپنے خدا کو مقدم رکھو۔ اور علی طور
پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا
دکھلاؤ۔۔۔ تا تم آسمان پر اسکی جماعت لکھے جاؤ۔“

(کشتی نوح)

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث علیہ السلام تعالیٰ
برموقع سالانہ اجتماع مجالس اطفال الاحمدیہ اریسہ

”بیارے بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“
مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ تم ۱۴ جون سے ۲۱ جون ۱۹۸۱ء
تک سو روپے اریسہ سالانہ اطفال کا اجتماع کر رہے ہو۔ میں خدا تعالیٰ
سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اجتماع کو بہت برکت دے۔ آمین! مجھے امید
ہے کہ تم اس اجتماع میں شامل ہو کر اچھی اچھی باتیں سیکھو گے اور ان پر
پوری طرح عمل کرو گے۔

میں پچھلے سال سے احمدی بچوں کو کہہ رہا ہوں کہ وہ بہت دل لگا کر
پڑھیں اور اپنی کلاس میں اور سکول میں اول آنے کیلئے محنت کریں اور
اپنے امتحان کے نتیجہ سے مجھے خط لکھ کر اطلاع دیا کریں۔ بہت بچے میری
اس بات پر عمل کر رہے ہیں۔ اور مجھے خط لکھ کر اپنی پڑھائی کے متعلق بتاتے رہتے
ہیں لیکن ابھی کچھ بچے ایسے ہیں جن تک میری یہ آواز نہیں پہنچی۔ میں امید
کرتا ہوں کہ تم اس اجتماع میں شریک ہو رہے ہو میری بات پر عمل کرو گے اور مجھے
خط لکھ کر اطلاع کرتے رہو گے کہ تمہاری پڑھائی کیسی ہو رہی ہے اور
امتحان میں تمہارا نتیجہ کیا رہا۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اور وہ یہ کہ تم معمولی بچے نہیں ہو۔ تم حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے بچے ہو اور تمہارا فیضان ہے کہ تم جو کام بھی کرو اتنی محنت سے
کرو کہ باقی سب کو تجھے چھوڑ جاؤ اور ہر میدان میں سب آگے نکل کر مجھے اور
اپنے ماں باپ کو خوشی پہنچاؤ۔

میں تمہیں بہت پیار کرتا ہوں اور ہمیشہ تمہارے لئے دعائیں کرتا رہتا ہوں تم بھی
اپنے لئے، اپنے ماں باپ کیلئے، جماعت کیلئے اور میرے لئے بہت دعائیں کیا کرو۔
خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تمہارا حافظ و ناصر ہو آمین۔ والسلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَعَلَىٰ عَبْدَ اللَّهِ الْمُبِیِّحِ الْمَوْعُودِ

مُحَمَّدٌ وَفُضِّلَ عَلَىٰ رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

هُوَ الَّذِي فَضَّلَ اور رَحْمَہ کے ساتھ اَصْرُ

عَزِيزَانِ مَنْ ! السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستمبر ۱۹۶۱ء میں مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے لئے صدر مرکزیہ کا عہدہ منظور فرماتے ہوئے خاکسار کو صدر نامزد فرمایا تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ عرصہ بیس سال سے یہ خدمت بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

اس عرصہ میں ہندوستان میں مجالس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے مطابق مجالس کے قائم کرنے اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں جو عملی قدم اٹھائے گئے اور اس میں جس حد تک بھی کامیابیاں حاصل ہوئیں وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کا ثمرہ اور قائمین مجالس اور میرے خدام بھائیوں کے بھرپور تعاون کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے جملہ معاونین کو اپنی جناب سے بہتر جزاء عطا فرمائے۔ اور جو کمیاں اور نقائص رہ گئے وہ خاکسار کی اپنی غلطی کی وجہ سے ہیں جس کا مجھے اعتراف ہے۔ اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی کا خواستگار ہوں۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے اراکین میں بیداری اور شعور کا احساس ہوا تو دو سال قبل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں چند نام پیش کر کے درخواست کی گئی تھی کہ ایک یا ایک سے زائد کو نائب صدر کے عہدہ کے لئے نامزد فرمایا جائے۔ چنانچہ حضور انور نے دو خدام کے لئے نائب صدر کے عہدہ کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ اس سال صدر کے انتخاب کی درخواست کی گئی جس کو ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا۔ اب آئندہ جو صدر منتخب ہوں گے، میں بھارت کی جملہ مجالس اور تمام خدام بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھرپور تعاون کر کے انہیں کامیاب بنائیں۔

یہ الہی سلسلہ ہے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خدمت کرنے والے اس سلسلہ کو ملتے رہیں گے۔ اس حقیقت کو یاد رکھیں کہ خدمت ہی ہے جس کے ذریعہ انسان کے اندر ایک خاص کشش اور حُسن پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؑ نے اپنے ایک شعر میں نوجوانان احمدیت کو خاص طور پر اس امر کی طرف راغب کرتے ہوئے فرمایا، کہ

خدمتِ دین کو ایک فضلِ الہی جانو

اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

پس جس کو جس رنگ کی بھی خدمت کا موقع ملے اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل جان کر بجالائے۔ اور غلبہٴ اسلام کی آسمانی مہم میں اپنی استعدادوں کے مطابق حصہ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ ہر خادم کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔
یہ پسند رکھیں صدی، سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتوں کے مطابق حتمی طور پر غلبہٴ اسلام کی صدی ہے۔ تعلیم کے میدان میں، تربیت کے میدان میں، تبلیغ کے میدان میں، خدمتِ خلق کے میدان میں نوجوانوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں، آئے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ توجہ دلا رہے ہیں۔ لہذا میں تمام بھائیوں کو تلقین کرتا ہوں کہ اپنے مقام کو سمجھیں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ اور اپنے روشن مستقبل کو سامنے رکھ کر اپنی تمام تر مساعی خلافتِ احمدیہ کے احکامات و ارشادات کے تحت بجالائیں۔

آخر میں آپ تمام بھائیوں کے لئے دعا گو ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو ہر قدم ترقی کی منزل کی طرف بڑھاتا چلا جائے۔ اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

آحق۔۔۔ مرزا وسیم احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ، عمرکریہ، قادیان

کلام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

نو نہالانِ جماعت سے خطاب

نو نہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
جب گذر جائیں گے تم تم پر پڑے گا سب بار
خدمتِ دین کو ایک فضلِ الہی جانو
خیر اندیشی احباب رہے مد نظر
دشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں
اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
پیر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو
ستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
عیب چینی نہ کرو مفسد و مفسد نام نہ ہو
جو معاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو

میری توفیق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے، ناکام نہ ہو

آپ کا رسالہ، فائدہ

آپ کا ترجمان

سہ ماہی رسالہ نکالنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ فالحمد للہ
علیٰ ذلک۔ رجسٹریشن کی کارروائی ہو رہی ہے۔ امید ہے
جلد ہی حکومت سے منظوری مل جائے گی۔ انشاء اللہ۔ ہندوستان
کی مجالس کے لئے یہ امر واقعی باعث مسرت ہے کہ ان کی آواز کو
ایک ایسی قرآن لکھی ہے جس کی گونج ہندوستان کے ایک
کونے سے دوسرے کونے تک ہی نہیں بلکہ باہر کے ملکوں میں بھی
سنائی دے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

امید ہے اب اردو دان اور علمی طبقہ خصوصاً اس رسالہ میں
دلچسپی لے گا۔ اور احمدی شعراء اپنی پیاری نظمیں بھیجا کریں گے۔
اور ادب سے دلچسپی رکھنے والے، سائنس کی باریکیوں کو
جاننے والے، علم تاریخ میں شغف رکھنے والے، سیاحت
میں دلچسپی رکھنے والے اور صنعت و حرفت سے تعلق رکھنے
والے خدام اپنے اپنے ذوق کے مطابق معیاری مضامین لکھ کر
قارئین کو مستفید کیا کریں گے۔ نیز لطائف و پہیلیوں کا بھی
ہمیں انتظار رہے گا۔ سوال و جواب کے لئے بھی ایک دو کالم
رکھے جائیں گے۔ جن میں دینی سوالات کے جوابات دیے جائیں
گے۔ اور مجالس کی سرگرمیوں کا خلاصہ تو قارئین کرام بھجوانے کا
اہتمام کریں گے ہی۔

غرض کہ ہمارے خدام بھائی اب باسانی ایک دوسرے کو
سن اور سنا سکیں گے۔ درس قرآن مجید، اور درس حدیث شریف،
اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے مستفید

یہ تو سمجھی جانتے ہیں کہ افادہ و استفادہ دو ہی طرح
سے ممکن ہے۔ ایک تقریر کے ذریعہ سے اور دوسرے تحریر کے
ذریعہ سے۔ کہتے ہیں جس قوم کا اسٹیج پر قبضہ ہو جائے اور
جس کا پس منبوط ہو جائے، وہ بہت حد تک اپنے نظریات
کی تشہیر و ترویج میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اگرچہ نظریاتی انقلاب
دلوں کو فتح کر کے ہی لایا جاسکتا ہے، اور دلوں کو فتح کرنے
کے لئے تقریر و تحریر سے زیادہ عملی کردار کی ضرورت ہوتی
ہے۔ تاہم تقریر و تحریر کی افادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ سیاست سے
اس کا کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے اسٹیج سے ہونے
والی ہر تقریر اور احمدیت کی طرف سے شائع ہونے والی ہر کتاب
ہر سالہ اور ہر اخبار صرف اور صرف تربیتی و تبلیغی مقاصد کا آئینہ دار
ہوتا ہے۔

بھارت کے نوجوانان احمدیت کیلئے خوشخبری

ہم نہایت مسرت کے ساتھ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت
کے ممبران کو یہ خوشخبری سنارہے ہیں کہ محترم حضرت صدر
صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی درخواست کو از
راۃ فقط منظور فرماتے ہوئے ہمارے پیارے امام
سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو ایک

ہوا کریں گے۔ کہیں اپنی تاریخ پڑھیں گے۔ کہیں اپنے اسلاف کے سہری کارناموں سے روشن ہوں گے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ارشادات اور بابرکت تحریکات ان تک پہنچتی رہیں گی۔ اور علی مضامین سے وہ بہرہ ور ہوتے رہیں گے۔ کچھ تربیت کی باتیں ہوں گی اور کچھ تبلیغ کے میدان کی خبریں ہوں گی۔ کبھی سیر و تفریح کی روداد سنائی جائے گی اور کبھی سنجیدہ لطائف اور پہیلیوں سے آپ لطف اندوز ہوں گے۔

— اور کیا کچھ ہوگا، یہ تو آنے والا وقت بتائے گا اور آپ بتائیں گے۔ پھر آپ اور ہم مل کر سوچیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

ان خوش آئند تصورات کی تعبیر ہماری مساعی میں پنہاں ہے۔ رسالے جاری کر دینا تو آسان ہے۔ مگر ان کو کامیابی سے چلاتے رہنا بہت مشکل ہے۔ آٹھ دن ہم رسالوں اور اخبارات کے مالکان کی طرف سے اعلانات پڑھتے اور سننے رہتے ہیں جس میں خریداران کے عدم تعاون اور حوصلہ شکنی کے شکوے ہوتے ہیں۔ — لیکن ہم قویٰ امید رکھتے ہیں کہ ہندوستان کے نوجوانان احمدیت اس نعمت کی قدر کریں گے۔ اور اس رسالہ کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے اور اس کو خود کفیل اور نافع الناس بنانے کے لئے ہر ممکن علمی، عملی اور مالی اعانت پر کمر بستہ رہیں گے۔

اس موقع پر ہم مجلس انصار اللہ کے ممبران اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کی خدمت میں بھی نہایت خلوص سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس پہلی کوشش کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور ہر ممکن تعاون دیتے رہیں گے۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ خریدار بنا کر شکر یہ کا موقع دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ اور لجنہ

اماء اللہ کی تنظیموں کے لئے بھی ہر اشاعت میں چند صفحات اس رسالہ میں مخصوص کئے جاتے رہیں گے۔ تاکہ وہ اپنے مرکزی اعلانات، پروگرام اور مجلس کی کارکردگی وغیرہ سے مطلع ہوتے رہیں۔

۴۴ صفحات پر مشتمل اس سہ ماہی رسالہ کا سالانہ چندہ صرف سات روپے (Rs. 7-00) مقرر کیا گیا ہے۔ خدام بھائیوں اور دیگر احباب سے گزارش ہے کہ مبلغ سات روپے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ”مدفاتیح“ میں بھجوا کر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو اپنے پتہ جات سے اطلاع دیں تاکہ یہ رسالہ ان کے نام جاری کیا جاسکے۔

خاکسار۔ محمد انعام غوری

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

”کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا کرو“

مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کے آخری روز اختتامی خطاب فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

”پہلی بات جو میں اس وقت دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔۔۔۔۔ اب یہ بتاؤ ان قوموں کی (یعنی مغربی اقوام کی) روایت بن چکی ہے کہ ایک شخص کے خریدے ہوئے اخبار کو کوئی دوسرا نہیں پڑھتا۔ پڑھتا ہوگا تو خود خریدیں گے ہمارے ہاں تو قرآن کریم اگر ایک آدمی خریدے تو باقی بچاس کہتے ہیں کہ اب کیا خریدنا ہے۔ اسی سے پڑھ لیں گے۔“

تفسیر صغیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از خورشید احمد النور محترم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دیکھنے کی اختیار کر کے ذات باری تعالیٰ کے ساتھ اپنا
براہ راست گہرا اور مضبوط تعلق استوار کرتے ہیں۔
اسی حصہ قرآن سے تعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِيْ كِتَابٍ
مَّكْنُوتٍ ۝ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ
(سورة الواقعة: ۷۷ تا ۷۹)

یعنی قرآن کریم ایک مخفی خزانہ روحانیت ہے۔ اُسے پوسے
طور پر وہی حاصل کرتے ہیں جو پاک و مطہر ہوتے ہیں۔
ان اشکال تفسیری کو حل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ
ہر زمانہ میں پاک باطن افراد امت کے دلوں میں یہ جوش
پیدا کرتا رہا ہے کہ وہ بقدر ظرف و استعداد اپنے اپنے
دور میں اس صحیفہ شریعت کی تشریح و توضیح کریں۔ چنانچہ
تیرھویں صدی ہجری کے وسط تک دنیا کی مختلف زبانوں میں
شائع ہونے والے تراجم و تفاسیر قرآن کی تعداد ایک
مخاطب اندازے کے مطابق ۱۱۶۱ بتائی گئی ہے (تاریخ القرآن
مصنف قاضی عبدالصمد صاحب ص ۱۱۸) جہاں تک طبع شدہ
اردو تراجم و تفاسیر کا تعلق ہے آج سے کم و بیش ۱۵ سال
پہلے کی تحقیق کے مطابق ان کی تعداد ۲۵۷ تک پہنچ چکی
تھی۔ (ستارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد ۲ ص ۹۰۶، ۹۵۰)
علم و سائنس اور تہذیب و تمدن کے عروج و زرقی کے

کائنات عالم اللہ تعالیٰ کا فعلی صحیفہ ہے جبکہ قرآن
کریم فطرت انسانی کی راہنمائی کے لئے ایک مکمل اور دائمی
صحیفہ شریعت کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح اس
کائنات میں دو طرح کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ اقولے وہ
اشیاء جو مادی زندگی کی ابتداء اس کی بقاء اور نشوونما
کے لئے ضروری ہونے کے ساتھ ساتھ بکثرت موجود
اور سہل الحصول ہیں۔ دوسرے وہ اشیاء جو انسانی زندگی
کو مزید آرام و آسائش تو مہیا کرتی ہیں۔ مگر بکثرت
موجود نہ ہونے کے باعث ان کا حصول اس قدر آسان
نہیں۔ — بعینہ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ شریعت یعنی
قرآن حکیم کا ایک حصہ اپنے اندر نہایت سہل اور
آسان پیرایہ لئے ہوئے ہے۔ جس کے پیش نظر
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :-

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
(سورة القمر: ۱۷)

یعنی ہم نے ذکر و نصیحت کے لئے قرآن حکیم کو نہایت
سہل اور آسان پیرایے میں بیان کیا ہے۔ —
دوسرا حصہ ان حقائق و دقائق پر مشتمل ہے جو اصطلاح
عام میں اشکال قرآنی کہلاتے ہیں۔ جن کا انکشاف
صرف ان ہی لوگوں پر ہوتا ہے جو ظاہری و باطنی طہارت

کے تمام علماء اسلام کو اپنے مقابلہ میں قرآن حکیم کی تفسیر لکھنے کے لیے درپے کئی چیلنج دیے۔ مگر علماء کو نہ صرف یہ کہ ان تحدیدوں کا سامنا کرنے کی جرات نہیں ہوئی بلکہ ان میں سے کئی ایک آپ کے علمی تفوق و برتری کا برملا اعتراف کرنے پر بھی مجبور ہوئے۔ جیسا کہ مولوی ظفر علی خاں صاحب جیسے اشد ترین معاند احمدیت کو ایک موقعہ پر اپنے ہمنواؤں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعتراف کرنا پڑا کہ :-

”کان کھول کر سنو! تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔“

(ایک خوفناک سازش ص ۱۹۶)

حضرت اقدس المصلح الموعودؑ کی ان بے شمار کتب تفسیر، معرکۃ الآراء، تصانیف اور تقاریر و خطبات سے قطع نظر جو اول سے آخر تک قرآنی حقائق و معارف سے لبریز ہیں، اگر ہم آپ کی تفسیر صغیر کا ہی جائزہ لیتے ہیں تو ”خیرو الکلام ما قل و دل“ کے تحت اس مختصر سی تفسیر میں بھی قرآن حکیم کے معارف و حقائق کا ایک بحر بیکراں موجزن دکھائی دیتا ہے۔ جو اس کے بے مثال اور لاثانی علمی شاہکار ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے باعلاوہ اور سلیس اردو ترجمہ میں سیاق و سباق، عربی زبان اور اس کے قواعد نیز عقل و منطق کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مختصر مگر جامع تفسیری حواشی کے ذریعہ مشکل مقامات کی ایسی عمدہ پیرایہ میں تشریح کی گئی ہے کہ ہر معیار کا ذہن اس سے بخوبی تشفی پاتا ہے۔ یہ تفسیر زمانہ حال کے

اس دور میں چونکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ بھی مقدر تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نوشتوں کے مطابق موجودہ زمانے میں قرآن مجید کی ہادیانہ شان اور اس کے اعجازی پہلو کو نمایاں کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو مبعوث کیا اور آپ کو وہ جلیل القدر فرزند موعود عطا فرمایا جس کی الہام الہی میں ایک مہتمم بالشان علامت یہ بھی بیان ہوئی تھی کہ :-

”وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔“

اور غیر معمولی اوصاف و کمالات کے حامل اس فرزند موعود کی پیدائش کی غرض یہ بتائی گئی کہ :-

”تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔“ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا وہ مبشر فرزند الہی بشارتوں کے عین مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا محمود المصلح الموعودؑ کے بابرکت وجود میں جلوہ گر ہوا۔ زمانہ طفولیت کے دوران مختلف قسم کے عوارض میں مبتلا رہنے کی وجہ سے آپ کی ابتدائی تعلیم اگرچہ انتہائی معمولی اور برائے نام ہوئی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چونکہ آپ سے خدمت و اشاعت دین کا ایک عظیم الشان کام لینا تھا اس لئے اس نے اپنی جناب سے آپ کو اس مقدس آسمانی کتاب (قرآن حکیم) کا خاص علم عطا فرمایا جو تمام دینی و دنیوی علوم کا سرچشمہ ہے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ :-

”قرآن کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں مضامین ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے القاء و الہام کے طور پر مجھے سمجھائے۔“

(تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۴۸۳)

جناب الہی سے حاصل ہونے والے اس مجر العقول قرآنی علم و فہم کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ نے عین عنفوان شباب میں عرب و عجم

تلاش کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔
قرآن مجید کو اس خوبصورتی سے طبع کر ا
کے شائع کرنا ایک بہت بڑی خدمت
اسلام ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے اس برگزیدہ بندے پر
بے شمار رحمتیں نازل کرے۔ جس کے طفیل ہمیں
قرآن حکیم کے علوم و انوار اور حقائق و معارف پر
مشمول یہ بیش قیمت علمی خزانہ حاصل ہوا ہے۔
اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اس گنجینہ معرفت سے
صحیح رنگ میں استفادہ کرنے والے ہوں۔ آمین۔
ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ اللہ وود نے جماعت کی
علمی ترقی کے لئے گزشتہ سال جلد سالانہ ربوہ کے موقعہ
پر جو عظیم الشان تعلیمی منصوبہ ہمارے سامنے رکھا ہے اس کی پہلی
رشتہ ہی یہ ہے کہ :-

آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم
کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔

اس تعلق سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ذیلی تنظیموں پر بھی
دو اہم ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ اول یہ کہ تنظیم اپنے اپنے دائرہ
کار میں تعلیم القرآن کلاسوں کا اجراء کرے۔ دوم یہ کہ باقاعدہ
کلب بنا کر اس امر کا خصوصی اہتمام کیا جائے کہ کوئی بھی احمدی گھرانہ
حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیش قیمت اور
لا ثانی تفسیر "تفسیر صغیر" سے محروم نہ رہے۔ بھارت کی
مجالس کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اہم ارشاد کی تکمیل کی
طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل
سے تمام مجالس کو دربار خلافت کی جانب سے عائد ہونے والی
ان ہر دو عظیم ذمہ داریوں سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کی توفیق
عطا فرمائے۔ آمین اللہم آمین۔

تمام تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ اس میں عصمت انبیاء کے
اہم پہلو کو کہیں بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ آیات اور
سورتوں کا باہمی ربط واضح کر کے قرآن حکیم کا با ترتیب
ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ نیز قرآن حکیم پر وارد ہونے
والے اعتراضات کے ایسے مسکت جوابات دیے
گئے ہیں جن سے قرآن حکیم کے منجانب اللہ ہونے
کا کھلا کھلا ثبوت ملتا ہے۔ الغرض تفسیر صغیر
نہ صرف علوم ظاہری و باطنی کی حامل ہے بلکہ ان تمام
علوم کی آموزگار بھی ہے۔

فمن شاء فليرجع اليها

تفسیر صغیر کی ان ہی بے نظیر خوبیوں کا اعتراف کرتے
ہوئے ہفت روزہ "قندیل" اپنی ۱۹ جون ۱۹۶۶ء
کی اشاعت میں رستم طراز ہے :-

”انجمن حمایت اسلام لاہور اور تاج کمپنی
لمیٹڈ کی طرف سے قرآن کریم کی طباعت
میں جو خوش ذوقی کا ثبوت دیا جاتا ہے
وہ قابل تحسین ہے۔ تفسیر صغیر کی
اشاعت سے اس روح آفریں جی میں اضافہ
ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ ترجمہ اور حواشی
کی زبان عام فہم ہے تاکہ ہر علمی استعداد
کا آدمی اس سے مستفید ہو سکے۔ ترجمہ
اور تفسیر میں یہ التزام بھی ہے کہ جملہ
تفاسیر منتقدین آخر تک پیش نظر رکھی
گئی ہیں۔ ابتداء میں حروف تہجی کے اعتبار
سے مضامین و مفاہیم کے رتین معلومات
آفریں اندیکس بھی شامل کئے گئے
ہیں۔ جن سے قاری کو مختلف آیات

ہمارا سالانہ اجتماع

جلال الدین نیر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے شمار احسانات میں سے ایک عظیم الشان احسان یہ ہے کہ آپ نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام فرمایا تا اس تنظیم کے ذریعہ نوجوانان احمدیت کو اسلام اور مسلمانوں کا صحیح خادم بنایا جائے اور ان میں قومی روح بھونکی جائے اور جذبہ ایثار پیدا کیا جائے، تحصیل علم کا شوق پیدا کیا جائے، محنت اور ہمت سے کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے، جسمانی صحت کے ساتھ روحانی صحت کا بھی خیال رکھا جائے تاکہ نوجوان اسلامی اخلاق میں خود رنگین ہوں اور دوسروں کو رنگین کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کی یہ ڈیوٹی بھی لگائی گئی کہ وہ قوم کے بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کریں تاکہ جب وہ خدام کی عمر کو پہنچیں تو تربیت یافتہ اسلامی اخلاق کا نمونہ بن جائیں یہ وہ اغراض و مقاصد ہیں جنہیں سامنے رکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۸ء میں اس تنظیم کی بنیاد رکھی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تنظیم ۱۹۳۸ء سے ہی دن ڈگنی رات چوگنی ترقی کرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے سالانہ اجتماع اس تنظیم کا اہم ترین حصہ ہے جس میں سال بھر کی کارکردگی اور کوششوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ آئندہ کے لئے پروگرام وضع کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ

اجتماعات تو دیگر اقسام میں بھی منعقد کئے جاتے ہیں لیکن ہمارے اجتماعات اور دیگر اجتماعات میں ایک نمایاں فرق ہے۔ بے شک دیگر اجتماعات بڑے بارون اور شاہاندار ہوتے ہیں لیکن روحانیت سے خالی ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے اجتماعات خالص روحانی اور دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے منعقد کئے جاتے ہیں اس اجتماع کا ایک بنیادی مقصد یہ ہے کہ خدام تین دن تک متفرق پروگرام کے مطابق عمل کر کے ایسی مشق حاصل کریں کہ بعد ازاں وہ سارا سال خدام الاحمدیہ کے تجویز کردہ لائحہ عمل پر پوری ہمت و نشاط سے عمل پیرا ہو سکیں اور اجتماع کے ایام میں حاصل کردہ تربیت ہر موقع پر ان کی رہنمائی کرتی رہے اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے سالانہ اجتماع کا پروگرام جو بنایا جاتا ہے۔ اختیارات اور سرکلر کے ذریعہ خدام کو اطلاعات بھجوائی جاتی ہیں اور ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دینی قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنے دنیوی کاموں کا حرج کر کے بھی اس بابرکت اجتماع میں شرکت کریں گے۔

پہلا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کو مسجد نور قادیان میں منعقد ہوا گویا ہمارے سالانہ اجتماع کی بنیاد بھی ۱۹۳۸ء میں رکھی گئی اور ۱۹۴۸ء تک سوائے تین سالوں کے باقاعدگی کے ساتھ قادیان میں

بنامات منعقد ہوتے رہے ۱۹۴۷ء میں ملک تقسیم ہوا اور خدائی مشاعرے مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے مرکز راہ کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۴۸ء اور ۱۹۴۹ء کے نامساعد حالات میں اجتماع خدام الاحمدیہ منعقد نہیں کیا جاسکا۔ پھر ۱۹۴۹ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مرکز ثانی راہ میں اجتماع کی دوبارہ بنیاد رکھی جو آج تک باقاعدگی کے ساتھ روحانیت سے پرماحول میں منعقد کئے جا رہے ہیں۔

تقسیم ملک کے نامساعد حالات میں دائمی مرکز قادیان کا تنظیم ڈھانچہ وقتی طور پر بکھر گیا تھا جسے ۱۹۵۰ء میں از سر نو قائم کیا گیا قادیان میں اس وقت صرف ۳۱۳ درویش اپنی جان بھیلیوں میں لے کر رہ گئے تھے۔ یہ وہ خدام احمدیت تھے جنہوں نے قربانیوں کا عظیم الشان نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور ان کی قربانی تاریخ کا ایک سنہری کارنامہ ہے انہیں خوش نصیبوں میں مقدس فاندان کا چشمہ چراغ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا دیکیم احمد صاحب بھی تھے جنہیں دوبارہ ہندوستان کے اندر خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو منظم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور آپ ہی کو خلیفہ وقت نے صدر مجلس

خدام الاحمدیہ نامزد فرمایا اور آج تک ہندوستان کے خدام کو انہیں کی سرپرستی مہل ہے لیکن ملکی اور جماعتی حالات کے پیش نظر مرکز قادیان میں ایک مصلحتاً سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ منعقد نہیں کر سکے تھے ۱۹۷۸ء میں ختم حضرت صاحبزادہ مرزا دیکیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے باوجود اس کے کہ آپ پر دیگر بہت سی جماعتی اہم فتمہ داریاں تھیں پھر ایک

مرتبہ اس تنظیم کی طرف توجہ فرمائی اور مجلس عاملہ مرکزیہ میں ترسیع فرمائی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بے انتہا برکت عطا فرمائی اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہندوستان میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کی طرف قدم بڑھاتی چلی گئی اور ۱۹۷۹ء میں پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی **رَبِّهِمُ الْحَمْدُ لِلّٰہ**۔ اب اس تنظیم کا قدم ہر میدان میں آگے ہی آگے ہے اور انشاء اللہ یہ قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اس مرتبہ ہم تیسرے سالانہ اجتماع کی تیاری کر رہے ہیں۔

ہمارا یہ اجتماع ۲۳؍؍؍ کو بعد نماز جمعہ شروع ہوگا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اسلامی نعروں کے دوران لوگائے خدام الاحمدیہ لہرایا جائے گا۔ عہد اور نظم کے بعد ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا محبت و شفقت اور دعاؤں اور نصائح سے پُر پیغام سنایا جائے گا۔ اس بصیرت افروز پیغام کے بعد اس کی روشنی میں صدر مجلس خدام و اطفال سے افتتاحی خطاب فرماتے ہیں اور پھر پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کے دیگر پروگراموں کا آغاز ہوتا ہے۔

تیسرے روز اختتام پر صدر مجلس حسن کارکردگی میں اڈل آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ کو فضل عمر ٹرائی اور اڈل آنے والی مجلس اطفال الاحمدیہ کو نام ٹرائی عنایت فرماتے ہیں۔ اسی طرح دیگر مقابلہ جات میں اڈل دوم سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم فرماتے ہیں۔ بعد تقسیم انعامات صدر مجلس اختتامی خطاب فرمائیں گے اور لمبی دُرسوز اجتماعی دعاؤں کے بعد ہمارا یہ اجتماع اختتام پذیر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کی روحانی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے آمین

بچوں کا صفحہ

مُنیر احمد عادم، مہتمم مقامی مجلس، رام اللہ قادیان

بہت دیر سے ہندوستان کا ہر احمدی بچہ اس گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ "سلطان القلم" کے پیروکار ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ان کو کس طرح ادا کیا جائے؟ — ان نکتے منوں کے قلموں میں بھی وہ طاقت ہے جو ایک انقلاب پیدا کر سکتی ہے، ان کے قلموں کی ایک جنبش ایک نئی دنیا کی تخلیق کر سکتی ہے۔ لیکن کیا کیجئے کہ قلم سے اپنی آواز دنیا میں پہنچانے کے لئے ڈھیر سارے روپوں کی ضرورت پڑتی ہے اور جب بات مُردے تک پہنچتی ہے تو بنی بنائی سب سکیں ریت کی دیوار کی طرح دھڑام سے نیچے آگرتی ہیں۔

بھلا ان بچوں کے پاس اتنے روپ کہاں؟ — خواب کی حد تک تو ٹھیک ہے بس رات بھر میں ایک کھیل کھیل لیا اور جب صبح اُٹھے تو قلم بھی غائب، رسالہ بھی غائب اور روپے قارڈن کے خزانے میں۔

احمدی بچوں کی طرح اکیسے نہیں خلافت کا بابرکت وجود ان پر بھی سایہ افکن ہے۔ ہمارے پیارے امام کی نظرِ شفقت نے ہمیں رسالہ "فاتحہ" نکالنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قوی اُمید ہے کہ "فاتحہ" اسلام کے عالمگیر غلبہ کی آسمانی مہم میں ایک نمایاں کردار ادا کرے گا اور تمام دنیا کے دلوں کو فتح کرنے کے لحاظ سے اسم بامسمیٰ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

حقیقت بھی یہ ہے کہ اب تو اس جہاد کا زمانہ ہمارے پیارے مہدی علیہ السلام کی آمد سے "اتوا" پڑ گیا۔ دنیا کی فتح اب تم کے جہاد سے متقدّر ہے۔ انشاء اللہ ہماری قلیں وہ کردار ادا کریں گی کہ پیارے مہدی علیہ السلام کا یہ

صفتِ دشمن کو کیا ہم نے بخت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے
ایک عملی شکل اختیار کر جائے گا۔ اس

مگر نہیں فکر کی کوئی بات نہیں۔
ہمارے احمدی بچے بھی دنیا کے تمام

کے لئے ضروری ہے کہ آپ میں سے ہر ایک اپنی قلم دوات لے کر یکسوئی سے بیٹھ جائے اور 'فاتحہ' کے لئے

☆ اچھے اچھے علمی و دینی مضامین
☆ سبق آموز کہانیاں
☆ مزیدار لطیفے

☆ اور پیاری پیاری نظمیں
لکھنا شروع کر دے۔ آپ کی یہ کادشیں رسالہ 'فاتحہ' کی زینت بن جائیں گی۔ پھر یہ ابتدائی کوششیں ایک دن رنگ لائیں گی اور آپ کی قلموں سے

عالمانہ و فاضلانہ مضامین کا ایک لادہ پھوٹ جائے

اور ایک ساری دنیا کو یہ پتہ

لگ جائے گا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، خالد بن ولیدؓ اور

دقائق کی تدبیر، آج بھی ہم میں چھپی

ہوتی ہیں، روحانی جذبات کی تیز و تند آندھیاں آج بھی ہم چل رہی ہیں اور پھاڑوں جیسے عزم رکھنے والے دل آج بھی ہمارے سینوں میں

راغبی برصائے الی

مکاتیب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

ماؤ فضل تبریاریت یا کوئی رابستہ راغبی میں ہم انہی میں جس میں بڑی رہنا

میں جاؤں میں اور اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی ہماری فتنے سے حاصل کر دین کو بقیہ

بے پروا ہو کر تیری نیت اور انھوں میں جیسا کہ شیطان کی حکمت سے تیرا دل میں بڑی دھن

عالم تمام دین پر میرا مصطفیٰ ام

ماؤ راجہ راجہ کی کشتی کا کشتی

ماؤ

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

(بدرجہ ۱۹۷۹ء)

بِاللہ التَّوْفِیْقِ

مجلس خدام الاحمدی کی مختصر تاریخ

• ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو قادیان کے دس نوجوانوں کو ایک جگہ بلایا گیا۔ مکرم محبوب عالم صاحب خاں نے اس مجلس کے داعی تھے۔ ان نوجوانوں نے احمدیت کی ترقی اور خلافت کی تائید میں کوشاں رہنے کا عزم اور اس کے خلاف اُسٹھنے والے فتن کا مقابلہ کرنے کا عہد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد و نصرت چاہی چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے زیرِ ارشاد ہی اس مجلس کا قیام عمل میں آ رہا تھا اس لئے حضور سے ہی مجلس کا نام رکھنے کی درخواست کی گئی۔

• حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم فروری ۱۹۳۸ء کو اس تنظیم کو مجلس خدام الاحمدیہ کے نام سے موسوم فرمایا۔ ابتدائی دو ماہ کے اندر قادیان کے مختلف حلقوں میں اس مجلس کے قیام کا ارشاد فرمایا۔

• اپریل ۱۹۳۸ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مسلسل خطبات کے ذریعہ خدام الاحمدیہ کی تحریک فرمائی اور باہر کی جماعتوں میں اس مجلس کے قیام کا ارشاد فرمایا۔ نیز بڑی تفصیل سے مجلس کا پروگرام و لائحہ عمل تجویز فرمایا۔

• ۱۹۳۹ء میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

پھر خدام الاحمدیہ کے متعلق متواتر خطبات ارشاد فرمائے اور ان خطبات میں خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں بعض اُردو امور کا اضافہ فرمایا غرض کہ رفتہ رفتہ حضور کے احکامات اور آپ کے ارشادات کے مطابق مجلس کے کاموں میں دُست آتی گئی۔ متعدد علیحدہ شعبہ جات قائم ہوتے گئے اور مجلس کا اپنا دستور اساسی اور لائحہ عمل اور بحث وغیرہ مقرر ہو گئے۔ رفتہ رفتہ مجلس کا کام بڑھتا گیا۔ قوانین ڈھلتے رہے، مسلوبے تیار ہوتے رہے اور ان پر عملدرآمد ہوتا رہا اور جماعت کے متعدد بزرگوں اور مخلص کارکنوں کو اس تنظیم میں کام کرنے کا موقع ملتا رہا۔ مجلس کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اور سولہ سال کے لمبے عرصہ تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس کی کُرسی صدارت پر متمکن رہے۔

تقسیم ملک کے بعد ۱۹۶۱ء سے محترم صاحبزادہ مرزا سکیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھارت کی مجالس کے صدر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں جس سال کے اس لمبے عرصہ میں بھارت میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ارتقائی عمل جاری رہا اور بفضلہ تعالیٰ یہ ترقی کیفیت اور کمیت ہر دو لحاظ سے نمایاں ہے۔

سالانہ رکناری رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادریہ

بابست سے سال ۱۳۵۹-۶۰ ہجری مطابق ۱۹۸۰-۸۱

مرتبہ : بشیر احمد طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بآذخہ خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو جماعت کی توجہ اس کے بلند تر مقاصد کی طرف مبذول کرتے ہوئے فرمایا:-

”ہماری جماعت کے پیرو یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جمع کرنا ہے۔ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے۔ مگر یہ عظیم الشان کام اُس وقت تک سرانجام نہیں دیا جاسکتا جب تک ہماری جماعت کے تمام افراد خواہ بچے ہوں یا نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اور اس لائحہ عمل کے مطابق دن رات عمل نہیں کرتے جو ان کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔“

چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس اصل کے ماتحت کہ قوم زندہ نہیں رہ سکتی، قومی ترقی کے منازل کو طے نہیں کر سکتی اور قوم اپنے مقاصد عالیہ کو پا نہیں سکتی جب تک کہ قوم کا ہر فرد بیدار غری کے ساتھ اپنے مرتبہ لائحہ عمل کو عملی جامہ پہناتا نہ چلا جائے

جماعت کے افراد کو ان کی عمروں کے مطابق پانچ حصوں میں تقسیم فرمایا۔ ان میں سے ایک فعال حصہ جو نوجوانانِ آخرت پر مشتمل ہے مجلس خدام الاحمدیہ کہلاتا ہے اس تنظیم کی بنیاد سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر فرد کی ۱۹۳۸ء میں رکھی۔ آج اس تاریخ ساز تنظیم پر کم و بیش ۲۳ سال گزر چکے ہیں اور الحمد للہ شہم الحمد للہ کہ یہ تنظیم اپنی سرگرمیوں کے باعث ایک تناور درخت بن چکی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال اپنے سالانہ اجتماع کے موقع پر اپنی سالانہ کارگزاری رپورٹ بغرض جائزہ پیش کرتی ہے۔ گزشتہ سالوں کے اعتبار سے سال رواں کی مرکزی سرگرمیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور یہ سراسر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور نظرِ کرم نیز محترم حضرت ناظر صاحب خدمت درویشاں کی توجہ اور محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی خصوصی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس کی ایک مختصر سی جھلک احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

توسیع مجلس عاملہ مرکزیہ

تقسیم ملک کے نامساعد حالات کے بعد سیدنا حضرت
المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۰ء میں بھارت
کے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی طرف ازراہ شفقت خصوصی
توجہ فرماتے ہوئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا دیکم احمد
صاحب کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نامزد فرمایا۔
آپ کی زیر صدارت بھارت کی مجالس بہت حد تک
فعال اور منظم ہوئیں ان میں بیداری اور کام کرنے کی روح
پیدا ہوئی جب مجالس خدام الاحمدیہ بھارت نے منظم ہو کر
اپنی سرگرمیوں میں تیزی پیدا کی تو محترم حضرت صدر صاحب
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۱۹۷۸ء میں مجلس عاملہ خدام
الاحمدیہ مرکزیہ میں توسیع فرمائی جس کے نتیجے میں مجالس
کے کاموں میں اور بھی بہتری پیدا ہوئی بعد ازاں ۱۹۸۱ء
میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ تقاضی
خدام میں سے ایک یا ایک سے زائد کو بطور نائب صدر
نامزد فرمایا جائے جسے حضور پر نور نے ازراہ شفقت
منظور فرماتے ہوئے محکم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور
محکم مولوی جلال الدین صاحب تیر کو بطور نائب صدر
نامزد فرمایا۔ الحمد للہ کہ ان ہر دو نائب صدر صاحبان
کو محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی
ہدایت کی روشنی میں آزادانہ طور پر کام کرنے کا موقع
ملا اور اس طرح انہیں کام کرنے کا تجربہ بھی حاصل ہوا۔ پھر
سال رواں میں محترم حضرت صدر صاحب موصوف نے
تنظیم کی لگاتار ۲۱ سال تک قابل تحسین رہنمائی کرتے
ہوئے جب یہ محسوس کیا کہ اب خدام اس قابل ہو چکے
ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سنبھال سکتے ہیں تو اپنی چھٹی
۱۳۸۸ء کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت
۸۰۵۰۸۱

اقدس میں درخواست کی کہ ازراہ کرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ
بھارت کے انتخاب کی منظوری عطا فرمائی جائے تا خدام کو
خود اعتمادی سے کام کرنے کا موقع ملے چنانچہ حضور پر نور ایدہ
اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی منظوری عطا فرمادی۔
انشاء اللہ العزیز یہ انتخاب اسی سال سب قاعہ ۷۷
مجلس شوریٰ کے ذریعہ عمل میں آئے گا۔ پھر سیدنا حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظر کرم نے
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی سرگرمیوں میں اس
وقت اور بھی تیزی پیدا کر دی جبکہ گذشتہ سال کی مرکزی سالانہ
ریپورٹ حضور پر نور کی خدمت اقدس میں پیش کی۔ جسے
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت و توجہ خاص کے
نتیجے میں محترم حضرت ناظر صاحب خدمت درویشاں نے
اپنی چھٹی ۲۷۲۳ کے ذریعہ ہدایت فرمائی کہ جہاں تک
ممکن ہو سکے مزید شعبہ جات کے اضافے سے کام کو آدر
کی تیز تر کر دیا جائے۔ چنانچہ محترم حضرت صدر صاحب
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مزید شعبہ جات کے اضافہ
کے ساتھ فوری طور پر مجلس عاملہ مرکزیہ کی توسیع فرمائی اور مجالس
خدام الاحمدیہ بھارت کے حالات کو زیر نظر رکھتے ہوئے ان
کے مناسب ہدایات بھی دیں تا اضافہ شدہ شعبہ جات
میں شعبہ امور بنیاد۔ شعبہ صنعت و تجارت شعبہ تحریک ہدایت
شعبہ وقفہ جدید اور شعبہ عمومی کی کارکردگی کو بہتر سے بہتر
بنایا جائے۔ مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی موجودہ
تقسیم اس طرح ہے :-

- ۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا دیکم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
- ۲۔ محکم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب
- ۳۔ مولوی جلال الدین صاحب تیر
- ۴۔ خاکسار بشیر احمد طاہر

مستند و محاسب

کی باضابطہ تعلیم و تربیت اور ان کی رفتار کارکردگی کو تیز کر
 کرنے کے لئے مرکزی نمائندگان کا دورہ نہایت اہمیت کا
 حامل ہے۔ چنانچہ دفتر مرکزیہ کی تجویز کو شوری نے قبول کرتے
 ہوئے ایک سال کے لئے مدد خاص کی بھی منظوری دے دی
 نتیجہ نمائندگان مرکزیہ کے ذریعہ دورہ کیا گیا جس کا آغاز
 اور خوش کن نتائج کو جب دفتر مرکزیہ نے گزشتہ سال
 شوری میں پیش کر کے اس بات کو غیاں کیا کہ دورہ نمائندگان
 کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے مستقل طور پر بحث میں
 مدورہ نمائندگان کی گنجائش رکھی جائے الحمد للہ کہ مجلس
 شوری نے اس کی منظوری دے دی۔ چنانچہ سال رواں
 میں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے صوبہ آندھرا۔ کیرالہ۔ تامل ناڈو
 کشمیر اور صوبہ اڑیسہ کی مجالس میں اپنے نمائندگان بھجوائے
 جس کے بہت ہی اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ جہاں پر مرکزی
 بحث کو پروا کرنے میں نمائندگان کو غیر معمولی کامیابی حاصل
 ہوئی وہاں پر تشخص بحث تجدید و دیگر شعبہ جات میں
 مجالس کی سعی کا جائزہ لینے اور ان کی سرگرمیوں کو تیز
 تر کرنے میں بھی ایک حد تک کامیابی ملی۔ الحمد للہ علی ذلک

تجدیدی مجالس کا قیام

۷۸ - ۱۹۷۷ء میں مجالس خدام الاحمدیہ بھارت
 کی تعداد ۵۶ تھی جو کہ مرکزی ہدایات کے مطابق سرگرم
 عمل میں ہیں ۱۹۷۸-۷۹ء میں مزید ۹ مجالس کا اضافہ ممکن ہو
 سکا جس کے نتیجے میں یہ تعداد ۶۵ ہو گئی پھر ۱۹۷۹-۸۰ء میں
 ۲۶ نئی مجالس کے اضافہ کے ساتھ ۹۱ مجالس کی سرگرمیوں
 کا ریکارڈ کیا گیا الحمد للہ سال رواں ۸۱-۱۹۸۰ء میں مرکزی
 نمائندگان کے دورہ کے نتیجے میں اب مجالس خدام الاحمدیہ
 بھارت کی کل تعداد ۹۷ ہو گئی ہے۔

۵. موم مولوی خورشید احمد صاحب انور مہتمم اشاعت
۶. مولوی جاوید اقبال صاحب اختر تعلیم
۷. مولوی منیر احمد صاحب خادم مقامی
۸. مولوی سعادت احمد صاحب جاوید تبلیغ و تربیت
۹. ادریس احمد صاحب اسم تجدید
۱۰. قریشی انعام الحق صاحب اطفال
۱۱. وحید الدین صاحب مال
۱۲. منظور احمد صاحب گجراتی امور طلباء
۱۳. منیر احمد صاحب حافظ آبادی صنعت تجارت
۱۴. محمد اکبر صاحب تحریک جدید
۱۵. محمد عارف صاحب منگی رحمت جسمانی
۱۶. مبارک احمد صاحب بٹ موسیقی
۱۷. محمد یعقوب صاحب وقار عمل
۱۸. مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ایشیائی مہتمم مال
۱۹. مولوی رفیق احمد صاحب مالاباری تحریک جدید
۲۰. مولوی عبد الحق صاحب وقف جدید
۲۱. مولوی صغیر احمد صاحب ظاہر نائب مہتمم اطفال
۲۲. سید وسیم احمد صاحب تیماپوری تعلیم
۲۳. نعیم احمد صاحب گجراتی مقامی
۲۴. نور الدین صاحب آزاد اشاعت
۲۵. مولوی یونس احمد صاحب مال
۲۶. نذر الاسلام صاحب تبلیغ و تربیت

دورہ نمائندگان مرکزیہ

گزشتہ سے پورستہ سال مجلس شوری منعقدہ ۱۷ اکتوبر
 ۱۹۷۸ء میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے پیش کردہ انجمن
 میں اس بات کو نمایاں کیا تھا کہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

● منظور شدہ بجٹ بابت سال ۸۱-۱۹۸۰ء

۲۱۵۶۰ — — —

● زائد وصولی — — — ۱۲۸ رو

یاد رہے کہ اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت جماعت کے لازمی چندہ جات میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ اپنی تنظیم کے لئے بھی مالی قربانی کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں اور لاریب ان کی یہ مالی قربانیاں یقیناً اس بات کی نشاندہی کر رہی ہیں کہ یہ اس جماعت کے فرزند ہیں جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔

لائحہ عمل اور سرچیز کی طباعت و ترسیل

محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خصوصی توجہ اور گرانقدر مشورہ اور ہدایات کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو شعبہ اشاعت میں نمایاں خدمات بخالانے کی توفیق ملی۔

سب سے پہلے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنا لائحہ عمل بابت سال ۸۱-۱۹۸۰ء شائع کیا اور بر وقت جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو بھجوا دیا تاکہ مجالس ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی کارکردگی کو تیز سے تیز تر کر سکیں لائحہ عمل کے علاوہ فارم تشخیص بجٹ - نام تجنید - نام ماہانہ کارگزاری میں شائع کر کے مجالس کو بھجوائے گئے علاوہ ان میں پہلی بار دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھارت سے آمدہ سالانہ رپورٹس کو بھی یکجائی صورت میں شائع کیا تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بطور ریکارڈ محفوظ کیا جاسکے نیز مجالس کو اپنی سابقہ مساعی کا بھی عند الضرورت جائزہ لینے میں سہولت رہے۔

مجالس کے قیام کے ساتھ ساتھ محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ارشاد کے مطابق دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا ریکارڈ باضابطہ محفوظ کئے جانے کی طرف خصوصی توجہ دی اسی طرح خدام الاحمدیہ سے انفارمیشن جانے والے اور اطفال الاحمدیہ سے خدام الاحمدیہ میں آنے والے اراکین کا ریکارڈ بھی محفوظ کئے جانے کی سمت میں دفتر مرکزیہ کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔

تشخیص بجٹ مالی وسائل

سالِ ردال ۸۱-۱۹۸۰ء سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا کوئی مجوزہ بجٹ نہ تھا اس کی سبب بڑی وجہ یہ رہی کہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت باقاعدہ وصولی چندہ جات و ترسیل چندہ جات کے میدان میں اپنے فرائض سے کسی حد تک غافل رہیں مگر محترم حضرت صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی ہدایات کی روشنی میں پہلی مرتبہ اپنے میزانیہ بابت سال ۸۱-۱۹۸۰ء کو ترتیب دیا جسے شوری ۸۰-۱۹۷۹ء میں پیش کر کے منظوری حاصل کی گئی ۸۱-۱۹۸۰ء کے اس سالانہ منظور شدہ بجٹ کی مجموعی میزان ۲۱۵۶۰ روپے تھی سالِ ردال کے فوہ گزرنے پر بجٹ کا صرف ۲۵ فیصد وصولی ہوئی تھی اور یہ بات دفتر مرکزیہ کے لئے پریشانی کا باعث بنی رہی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرکزی ناڈگان کے دورہ کے نتیجے میں ۷۵ فی صد کی کمی کو پورا کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی اور تازہ ترین پوزیشن اس طرح ہے۔

● سالِ ردال میں آمدہ چندہ جات مع حصہ مجالس

۲۷۰۸ — — —

بہات کو تیز تر کرنے کے سلسلہ میں افراد جماعت کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہوئے نہایت ہی پرکشش حکیمانہ انداز میں دینی و دنیوی تعلیمات کے حصول کے لئے احباب جماعت کی توجہ مبذول فرماتے چلے آ رہے ہیں اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن حکیم کی معجزانہ و پاکیزہ تعلیم کے سیکھنے اور سکھانے کی فاطر تعلیم القرآن کلاسز کا اجراء، تلاوت قرآن مجید کی پابندی اور حفظ قرآن جیسی مستقل اور جامع اسکیم احباب جماعت کے سامنے پیش فرمائی

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان مبارک تحریکات کو مد نظر رکھتے ہوئے اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے ایک مستقل تعلیمی منصوبہ تیار کر کے اپنے لائحہ عمل میں شائع کیا اس طرح مبتدی - متقدم - مقتصد - سابق - فائق اور فائز چھ کلاسوں پر مشتمل تعلیمی نصاب مقرر کرتے ہوئے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو خصوصی ہدایات جاری کیں کہ وہ اپنے اپنے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں رائج کرنے کی پوری کوشش کریں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ تین سال سے اس اسکیم پر مجالس عمل پیرا ہیں سال ۱۹۸۱ء سے قبل مبتدی اور متقدم کا نصاب رائج کیا جا چکا تھا اور مرکزی انتظام کے ماتحت ان کا باقاعدہ امتحان بھی لیا گیا تھا ۱۹۸۰-۸۱ء میں کلاس مقتصد کا اجراء کیا گیا تا متقدم میں کامیاب ہونے والے اراکین اپنے تعلیمی معیار کو اور بھی بلند کر سکیں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام نے اس میں شرکت کی اس طرح ماہ ستمبر ۸۱ء میں کلاس مبتدی - متقدم اور مقتصد کا معینہ پروگرام کے مطابق امتحان لئے جانے کی

اس سال کامیابی کی راہیں حصہ چہارم برائے بدر اطفال تین ہزار کی تعداد میں شائع کرنے کے علاوہ پہلی بار اخبار بدر کا اجتماع خدام الاحمدیہ نمبر نکالنے کی طرف خصوصی توجہ دی گئی پھر اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ذہیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بے حد محنت ہے کہ آپ نے خدام الاحمدیہ بھارت کے لئے ایک رسالہ حکمی ضرورت اور اہمیت کو ایک عرصہ سے محسوس کیا جا رہا تھا شائع کئے جانے کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہوئے اپنی چھٹی ۱۹۷۹ء کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض منظوری و دعا و درخواست پیش کی۔ الحمد للہ ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فائق نام سے رسالہ شائع کئے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی خَالِحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ محترم حضرت صدر صاحب مرکزیہ کی ہدایت کی روشنی میں رسالہ کے رجسٹریشن وغیرہ کے سلسلہ میں کارروائی جاری ہے بطور نمونہ اس کی پہلی کاپی شائع کی جا چکی ہے انشاء اللہ العزیز رسالہ فائق حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نظر کرم اور دعاؤں کی برکت سے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ امید ہے اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت اس کی اشاعت کی توسیع میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

شعبہ تعلیم و دینی امتحانات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ابتداء خلافت سے ہی غلبہ اسلام کی

لئے، ان کے والدین کے لئے نیز مجلس خدام الاحمدیہ اور
سید عالم احمدیہ کے لئے بہت بہت مبارک کرے آمین
شعبہ تبلیغ

ظاہر سلاطین کے پرچہ جات تیار کر کے مجالس کو بھجوائے گئے
اور اس کے مطابق حل شدہ پرچہ جات دفتر مرکزیہ کو موصول
ہوتے جو چیک ہو گئے ہیں اور جن کے نتائج کا اعلان کیا
جا چکا ہے۔

امتحان میں کامیاب ہونے والے ہر خادم کو محترم
حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے دستخط
سے سید کامیابی عطا فرماتے ہیں اور جن جن خدام کو
اول۔ دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے کی سعادت ملتی
ہے انہیں اجتماع کے موقع پر اپنے دست مبارک سے
خصوصی انعام عطا فرماتے ہیں۔ اس سال امتحان مبتدیانہ
میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کے اسما حسب
ذیل ہیں۔

اول : مکرم برکات احمد صاحب سکیم بنظور
دوم : ریاض الدین صاحب حیدرآباد
سوم : طاہر احمد صاحب سکیم قادیان
اور کلاس متقدم میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے
والے خدام ہیں

اول : مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب قادیان
دوم : ڈاکٹر وسیم احمد صاحب فریدی علیگڑھ
سوم : نور محمد شاہ صاحب سمبرک
اور کلاس متقدم میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے
والے خدام اس طرح ہیں۔

اول : مکرم محمد عبدالقیوم صاحب حیدرآباد
دوم : ظفر عالم خان صاحب کانپور
سوم : عمر الدین صاحب قادیان
اور : منصور احمد صاحب موہنی ماٹنر
اللہ تعالیٰ ان سب کی نمایاں کامیابی کے

ارشاد خداوندی بَلِّغْ مَا آتٰنَاكَ اَلَيْتَكَ کے تحت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تبلیغ حق کی غرض سے
ایک مستقل شعبہ اپنے لائحہ عمل میں شائع کیا ہوا ہے۔
اس کے تحت مجالس کو ہدایت جاری کی گئی کہ ہر ممکنہ کوشش
سے پیغام حق کو پہنچانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے
چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت کی روشنی میں
ہندوستان کے طول عرض میں خدام نے ہر ممکنہ طریقہ کو
بروئے کار لاتے ہوئے اپنی سرگرمیوں میں خاطر خواہ
اضافہ کیا۔ جس کی تفصیل مجالس کی سالانہ کارگزاری رپورٹس
میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اختصاراً سالِ ہدا ۱۹۸۰
۱۹۸۱ء میں قابل ذکر خدمات بجالانے والی مجالس میں
مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد
اور مجلس خدام الاحمدیہ پٹنہ گاڑی سرنہرست ہیں۔ مجلس
خدام الاحمدیہ قادیان نے تبلیغی اغراض و مقاصد کے لئے
قادیان سے باہر خدام الاحمدیہ کے گیارہ دفود بھجوائے
جنہوں نے مختلف مقامات پر پہنچ کر تبلیغی فرانس سرانجام
دئے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔
اسی طرح دوران سال ایک تبلیغی کلاس کا اجراء کیا۔
مجلس حیدرآباد نے مختلف تبلیغی پمفلٹ اور کتابچے شائع
کر کے غیر از جماعت کے اجتماعات میں تقسیم کئے اور
باقاعدہ زیر تبلیغ احباب سے خط و کتابت کا سلسلہ
جاری رکھا۔ پھر مجلس خدام الاحمدیہ پٹنہ گاڑی نے تقریباً
۳۰۰۰ روپے کے پمفلٹ شائع کر کے گیارہ کسے وسیع

و عریض علاقہ میں تقسیم کیا اور اس طرح اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو مرکزی ہدایات کے مطابق تیز تر کرنے کی سمت ایک نیا موڑ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن اجزاء۔

شعبہ امور طلباء

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائے خاص اور توجہ سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی نے محترم حضرت صدر صاحب مجلس مرکزی کی ہدایت کی روشنی میں شعبہ امور طلباء کو اپنے لائحہ عمل میں شائع کیا۔

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی نے مجلہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو سرکلر بھجواتے ہوئے ہدایت جاری کی کہ وہ اپنے ہاں امور طلباء کے شعبہ میں قابل ذکر خدمات، بجالانے کی جانب خاص توجہ دیں خصوصاً بک بنک، سستی قیمتوں پر طلباء کو کاپیاں فراہم کرنا میٹرک سے کم تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے جو تعلیم چھوڑ چکے ہیں تعلیمی کلاسز جاری کرنا قابل امداد طلباء کی امداد کی طرف توجہ کرنا وغیرہ امور کی طرف توجہ دی جائے۔

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی نے محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی کی ہدایت کی روشنی میں کسے دعووں پر کاپیاں خرید کر قیمت خرید پر ہی طلباء کو فراہم کیں نیز محترم حضرت صدر صاحب مرکزی نے بعض قابل امداد طلباء کو مفت کاپیاں عطا کرنے کے علاوہ بعض کو امداد کی صورت پر رقم بھی عنایت فرمائیں فجزاھم اللہ احسن اجزاء۔

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی نے مرکز سلسلہ میں کمزور طلباء، ایسے نوجوان جو میٹرک نہیں کر سکے کے لئے ایک کوچنگ کلاس کے اجراء کی طرف بھی توجہ دینے کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ سال سے شعبہ امور طلباء کے تحت اسے عملی جامہ پہنانے کا پروگرام ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ رب کریم دفتر مرکزی کے اس پروگرام کو بروئے کار لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

شعبہ صنعت و تجارت

شعبہ امور طلباء کی طرح اس شعبہ کو بھی بزرگان کی ہدایت کے مطابق اسی سال سے شامل لائحہ عمل کیا گیا ہے۔ محترم حضرت صدر صاحب مجلس مرکزی کی ہدایت کی روشنی میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو سرکلر بھجواتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے اراکین مجالس کی فہرست اس جہت سے تیار کر کے دفتر مرکزی کو ارسال فرمائیں کہ کس کس خادم کو صنعت و تجارت کے میدان میں کس کس نوعیت کی جہارت حاصل ہے تا اسے مد نظر رکھ کر آئندہ سال کے لئے ایک مستقل لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔ علاوہ ازیں مرکز سلسلہ میں ٹائپ رائٹنگ اور شارٹ ہینڈ کے سکھانے کی غرض سے ایک معین پروگرام مرتب کیا گیا۔ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے ٹائپ رائٹنگ مشین خریدنے کی کوشش جاری ہے امید ہے احباب جماعت اس سلسلہ میں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی کی امانت فرما کر ممنون فرمائیں گے انشاء اللہ العزیز آئندہ سال سے اس سکیم کو جاری کیا جاسکنا ممکن ہو سکے گا۔

احباب خصوصی و عافرائیں۔

شعبہ تحریک جدید و وقف جدید

سالِ ردال میں اس شعبہ کی طرف خصوصی توجہ دی گئی اور مجالس کو بیدار کرتے ہوئے محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت کی روشنی میں توجہ دلائی گئی کہ قارئین مجالس بھرپور کوشش کریں کہ اراکین مجالس کثرت کے ساتھ اس تاریخِ تاریخ تحریک میں شریک ہوں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سرکل بھوانے کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی۔ بعض مجالس کو اس شعبہ میں قابلِ تحسین خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جوانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس عظیم الشان تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں آمین۔

اجلاسات و اجتماعات

اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی تعلیم و تربیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے دفتر مرکزیہ نے عرصہ سے مستقل طور پر یہ ہدایت جاری کی ہوئی ہے کہ مجالس اپنے یہاں تعلیمی و تربیتی اجلاسات منعقد کئے جانے کے علاوہ ممکنہ حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقامی و صوبائی اجتماعات منعقد کئے جانے کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ چنانچہ مرکزی ہدایت کی روشنی میں مجالس سے آمدہ رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ تمام مجالس اپنے اپنے مل ہمنے میں ایک ضروری اجلاس منعقد کرتی ہیں جس میں تلاوتِ قرآن مجید، نظم خوانی کے علاوہ تعلیمی و تربیتی مضامین پر باقاعدگی

سے تقاریر ہوتی ہیں۔ اس جہت سے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان اور مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائتہ کی سرگرمیاں قابلِ ذکر ہیں۔ اجلاسات کے علاوہ بعض مجالس کو مقامی طور پر اور بعض کو صوبائی طور پر اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر اور مجالس خدام الاحمدیہ آریسہ نے صوبائی اجتماع منعقد کیا جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد اور مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کو مقامی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی نیز مجلس خدام الاحمدیہ سورو نے مجالس اطفال الاحمدیہ آریسہ کا صوبائی اجتماع منعقد کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بار آور کرے اور اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے آمین

موازنہ مجالس

محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت کی روشنی میں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی خاطر ان کی سالانہ کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لے کر اول۔ دوم اور سوم آنے والی مجالس کو گزشتہ دو سال سے خصوصی انعام دئے جانے کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ اول آنے والی مجلس کو صدر مجلس اپنے دست مبارک سے "فضلِ عمر ثانی" عطا فرماتے ہیں جو ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ یاد رہے کہ فضلِ عمر ثانی کے لئے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ تین سال متواتر اول آنے والی مجلس ہی اس کی مستقل مالک ہو سکے گی سال ۱۹۷۸-۷۹ء میں یہ ثانی مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹھ نے حاصل کی اور پھر سال ۸۰-۱۹۷۹ء میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے اپنی نمایاں کارکردگی کے باعث اس ثانی کو حاصل کیا۔ اب

حضرت صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے درج ذیل سب کمیٹی نامزد کی۔

۱. خاکسار بشیر احمد طاہر سیکری سب کمیٹی
۲. مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ممبر
۳. مولوی جلال الدین صاحب سب کمیٹی

اجتماع ۸۱-۱۹۸۰ء کے سلسلہ میں مذکورہ سب کمیٹی نے علمی و دوزشی مقابلہ جات کی تفصیل اور تجویز اخراجات اجتماع تیار کر کے اپنی رپورٹ محترم حضرت صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی خدمت میں پیش کی تھی۔ حضرت صدر صاحب مرکزیہ نے مجلس عاملہ مرکزیہ کی میٹنگ طلب فرمائی اور سب کمیٹی کی رپورٹ پیش فرماتے ہوئے مناسب ترمیم کے ساتھ اس کی منظوری عنایت فرمائی جس کے مطابق مشتعلین اجتماع اپنے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تنظیم اطفال الاحمدیہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے سات سال سے پندرہ سال کے بچوں کی تنظیم مجلس اطفال الاحمدیہ کو ۱۵ اپریل ۱۹۲۸ء کو قائم فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں ۲۲ اپریل ۱۹۲۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں زیر ریزد لیوشن کے تحت شعبہ اطفال کا باقاعدہ اجراء ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس روز سے احمدی بچوں کی صحیح اور مناسب تعلیم و تربیت کا کام ایک منظم رنگ اختیار کر گیا۔

تقسیم ملک کے ناگزیر حالات کے پیش نظر اس

اس سال ۸۱-۱۹۸۰ میں سب کمیٹی برائے اجتماع نے معینہ شرائط موازنہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجالس کی کارکردگی کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اپنی رپورٹ بغرض ملاحظہ و منظوری محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں پیش کر دی جسے آنحضرت نے بغور و خوض ملاحظہ فرمانے کے بعد منظوری عطا فرمائی اس لحاظ سے سال ۸۱-۱۹۸۰ میں اول۔ دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والی خوش نصیب مجالس علی الترتیب اس طرح ہیں۔

اول : مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

دوم : مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

سوم : مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائسر

بعض مجالس کو ان کی کارکردگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے سب کمیٹی نے انہیں خصوصی انعام دے جانے کی بھی سفارش کی محترم حضرت صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے اسے منظور فرمایا وہ مجالس علی الترتیب اس طرح ہیں۔

۱. مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور

۲. " " " " باری پورہ

۳. " " " " علیگڑھ

۴. " " " " یادگیر

۵. " " " " پینگا ڈی

اللہ تعالیٰ جلد مجالس کو یہ کامیابی مبارک فرمائے آمین

سالانہ اجتماع کی تیاری و دیگر انتظامات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اس چوتھے سالانہ اجتماع کی تیاری اور ابتدائی انتظامات کی تکمیل کے لئے محترم

تنظیم کی سرگرمیوں میں کسی قدر سہارا دے گا آنا ایک لازمی امر تھا۔ مگر ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظر شفقت نے اس میں تیزی پیدا کر دی چنانچہ حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پہلے سالانہ اجتماع میں اپنا رُوح پرورد پر پیغام ارسال فرماتے ہوئے اراکین خدام الاحمدیہ بھارت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”میرا پیغام آپ کو یہ ہے کہ اس غرض کو ہر وقت اور ہر آن اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھیں خود بھی اس پر عمل کریں اور اطفال الاحمدیہ کو بھی جنہوں نے کل آپ کی جگہ لیتا اپنے ساتھ چلاتے جائیں۔“

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس رُوح پرورد پیغام کے پیش نظر محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء کے اپنے اختتامی خطاب میں شعبہ اطفال کے قیام اور اجتماع اطفال کے انعقاد کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ عرصہ تین سال سے باقاعدہ اطفال الاحمدیہ کے لئے لائحہ عمل مرتب کرتی چلی آرہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت اس پر عمل پیرا ہو کر اپنے مقاصد کی طرف تیزی سے گامزن نظر آتی ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں کا ثمرہ ہے کہ آج اطفال اپنا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کے قابل ہو سکے ہیں الحمد للہ علی ذلک

شعبہ تعلیم و دینی امتحان

اراکین مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت میں دینی علوم کے سیکھنے اور ان میں مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کی غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک مستقل اور جامع پروگرام مرتب کیا ہوا ہے۔ چنانچہ ستارہ اطفال ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال مشتمل چار کلاسوں کا اجراء کیا گیا ہے ۱۹۷۱-۷۲ء میں ستارہ اطفال کا نصف مقرر کیا گیا ۸۰-۱۹۷۱ء میں ہلال اطفال کے نصاب کی تعلیم کی گئی اور سال رواں ۸۱-۱۹۷۲ء کیلئے قمر اطفال کا نصاب مقرر کر کے جملہ قائدین مجالس کو ان پر عمل تھانا میں اطفال کو شامل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ماہ ستمبر ۱۹۷۱ء میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کا امتحان لئے جانے کی ہدایت کی تھی قبل از وقت ہلال اطفال اور قمر اطفال کے لئے سوالات کے پرچہ جات مجالس کو بھجوائے گئے بعدہ ازاں حل شدہ پرچہ جات دفتر مرکزیہ کو موصول ہو کر چیک ہو چکے ہیں اور ان کے نتائج کا اعلان بھی کیا جا چکا ہے خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحان میں کامیاب ہونے والوں کی طرح اطفال الاحمدیہ کو بھی محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے دستخط سے سند کامیابی عطا فرماتے ہیں اور اول دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو سالانہ اجتماع کے موقع پر اپنے دست مبارک سے صومی انعام عطا فرماتے ہیں۔

چونکہ ستارہ اطفال کا امتحان ہر مجلس اپنے اپنے حالات کے مطابق زبانی اپنی ہے اس لئے دفتر مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر مجلس میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والے اطفال کو مقامی مجلس انعام سے تا ہر مجلس

چنانچہ ۷۹-۱۹۷۸ء میں مجلس اطفال الاحمدیہ حیدرآباد نے اس ٹرافی کو حاصل کیا جبکہ ۱۹۷۸-۷۹ء میں یہ ٹرافی مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کو ملی۔ یاد رہے کہ "فضل عمر ٹرافی" کی طرح "ناصر ٹرافی" کے لئے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ کوئی مجلس متواتر تین سال تک اول پوزیشن حاصل کرنے کے بعد ہی اس کی مستقل مالک ہو سکے گی دوم اور سوم انعام حاصل کرنے والی مجلس کے لئے یہ قید نہیں۔

سالِ ردال ۸۱-۱۹۸۰ء کے اختتام پر جب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنی رپورٹ سب کمیٹی کو پیش کی تو سب کمیٹی نے مجوزہ معیار موازنہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کی کارکردگی کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اول-دوم-سوم آنے والی مجالس کی تسمین کرتے ہوئے اپنی رپورٹ سفارشات کے ساتھ محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں بغرض ملاحظہ و منظوری پیش کی جسے آپ نے بعد ملاحظہ منظور فرمایا چنانچہ اس کے مطابق اطفال الاحمدیہ بھارت میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے

اول : مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان

دوم : مجلس اطفال الاحمدیہ یاری پورہ

سوم : مجلس اطفال الاحمدیہ سورو

اللہ تعالیٰ ان جملہ مجالس کی مساعی کو قبول فرماتے ہوئے آئندہ زیادہ سے زیادہ خدمتِ دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

آخر میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان اپنے رب کریم کے حضور دستِ بدعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور آئندہ اس بھی بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق بخشے (امین)۔

میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طفل کی حوصلہ افزائی ہو۔ البتہ ہلال اطفال اور قمر اطفال کا تحریری امتحان لیا گیا اس لئے ان ہر دو امتحانات میں اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو مجلس مرکزیہ کی جانب سے انعام دیا جائے گا البتہ ستارہ اطفال - قمر اطفال اور ہلال اطفال میں کامیاب ہونے والے تمام اطفال کو سند کا میا بی دی جائے گی۔

اس سال ہلال اطفال اور قمر اطفال کے نتائج مرتب ہوئے اس کے مطابق ہلال اطفال میں

اول : عزیز احمد اللہ ابن مکرم لطف اللہ صاحب سکندر آباد

دوم : ظفر احمد ندیم ابن مکرم مولوی برکت صا انعام قادیان

سوم : ضیاء الدین ابن مکرم مولوی ہلال الدین صاحب

طارق احمد ابن مکرم عبد المجید صاحب مومن

اور کلاس قمر اطفال کے امتحان میں

اول : عزیز بلال احمد ابن مکرم مارٹن عبدالرحمن صاحب قادیان

دوم : سید نسیم احمد سورو (راڑیہ)

سوم : عرفان احمد ابن مکرم مولوی نعمان صاحب قادیان

اللہ تعالیٰ ان سب کیلئے یہ کامیابی مبارک کرے آمین

موازنہ مجالس

موازنہ مجالس اطفال کے معیار مقرر کر کے سال کے شروع میں ہی تمام مجالس کو بھجوا دئے گئے تھے۔ تا مجالس منظم طریق پر کام کرتے ہوئے اپنی کارگزاری رپورٹیں بر وقت دفتر مرکزیہ کو بھجوا سکیں۔

عرصہ دو سال سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اول آنے والی مجلس کو ناصر ٹرافی دینے کا اہتمام کیا ہوا ہے

بانی مجلس انصار اللہ حضرت المصلح الموعودؑ نے فرمایا

”انصار اللہ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں سے گزر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جان جانے کی فکر میں ہوتا ہے اور جب کوئی انسان اگلے جہان جا رہا ہو تو اسے اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے اور وہ ڈرتا ہے کہ کہیں وہ ایسی حالت میں دنیا سے کوچ نہ کر جائے کہ اس کا حساب گندہ ہو اس کے اعمال خراب ہوں اس کے پاس وہ زاد راہ نہ ہو جو اگلے جہان میں کام آنے والا ہے جب آخرت کی غرض یہی ہے کہ بند سے اور خدا کا تعلق دوست ہو جائے تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایسے حصے میں اس کا حقد ر احساس ایک مومن کو ہونا چاہیے وہ کسی شخص سے مخفی نہیں ہو سکتا نوجوان تو یہ خیال بھی کر سکتے ہیں کہ اگر ہم سے خدمتِ خلق میں کوتاہی ہوئی تو انصار اللہ اس کام کو کشیک کر لیں گے مگر انصار اللہ کس پر انحصار کر سکتے ہیں وہ اگر اپنے خلائق کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اگر دین کی محبت اپنے نفوس میں اور پھر تمام دنیا کے قلوب میں پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے وہ اگر احمدیت کی اشاعت کو اپنا اولین مقصد قرار دیں گے اور وہ اگر اس حقیقت سے اغماض کریں گے کہ انہوں نے اسلام کو دنیا میں پھر زندہ کرنا ہے تو انصار اللہ کی عمر کے بعد اور کونسی عمر ہے جس میں وہ یہ کام کریں گے۔“

الفضل مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۴۳ء

انصار اللہ کا عہد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی منبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

قرآن کریم کی نعمت آپ اور آپ کی اولاد فائدہ اٹھانے

کلمات طیبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) ”قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے سلسلہ میں بڑی اور شہری جماعتوں میں غفلت پائی جاتی ہے۔ اور دیہاتی جماعتوں میں بھی شاید اکثر ایسی ہوں جو اس طرف سے بے توجہی برت رہی ہے۔“

(خطبہ جمعہ ۲۴ فروری ۱۹۶۶ء)

”میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کر کے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے جب آپ کو یہ نظر آ رہا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ یعنی قرآن کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل حاصل کیا ہے اُس سے آپ کے بچے کلینہ نادائق ہیں تو موت کے وقت آپ کو کیا خوشی حاصل ہوگی آپ ان جذبات کے ساتھ دنیا کو چھوڑ رہے ہوں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان نعمتوں کی وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا۔ پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو اپنی نسلوں پر رحم کرو اپنے خاندانوں پر رحم کرو اور پھر ان گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔“

(خطبہ جمعہ ۲۴ فروری ۱۹۶۶ء)

انصار اللہ کی ذمہ داریاں

(۲) ”انصار اللہ پر بڑی ذمہ داری اپنے نفوس کی اصلاح اور ماحول کی تربیت کی ہے۔ اگر انصار اللہ اس ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں کامیاب ہو جائیں تو پھر اس بات کی اُمید کی جاسکتی ہے کہ ہمارے ذریعہ اللہ تعالیٰ اُن وعدوں کو پورا کر دے گا جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں یہ ضروری ہے کہ نسل بعد نسل جماعت کی تربیت ہوتی رہے۔ کیونکہ صرف اس صورت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے گا لیکن اگر ہم آئندہ نسلوں کی تربیت نہ کر سکیں تو پھر غیر تربیت یافتہ نسل اسلام کی کامیابیوں کی وارث نہیں ہو سکتی۔“

(الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء)

بَیْعَتِ سَامِ محترم مولوی بشیر احمد خادِم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝ وَنَعْلٰی عَمْبِدَہٗ اَمِیْنُ الْمَوْجُوْدِیْنَ

”مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحدیہ مرکزیہ خدام میں مزید بیداری پیدا کرنے کے لئے اور ان کے علمی ذوق کو ابھارنے کے لئے سہ ماہی رسالہ ”فاتح“ نکال رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ اسلام کی مالگیر غلبہ کی مہم میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھے اور اللہ تعالیٰ اس رسالے کو اس قدر ترقی عطا کرے کہ یہ سہ ماہی سے مانا نہ ہو جائے تاکہ جلد جلد قارئین تک اس کی مفید معلومات پہنچ سکیں۔

یہ امر بھی باعث مسرت ہے کہ مجلس خدام الاحدیہ مرکزیہ نے اس رسالہ میں لمبائی مجلس انصار اللہ کو دئے ہیں اس لحاظ سے ہماری مجلس کی سہ ماہی رپورٹیں اور ضروری اطلاعات بھی آپ تک پہنچ سکیں گے۔

خاکسار سعادت کی تمام مجالس انصار اللہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس رسالہ کو اپنے ہاں جاری کرائیں اور اس کے خریدار مہیا کریں اور ہر طرح سے اس رسالہ کی قلمی و علمی معاونت کریں۔ بالآخر میں پھر اس رسالہ کی ترقی کے لئے اور اس کے کثیر الاشاعت ہونے کے لئے دُعا کرتا ہوں میری یہ بھی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کیلئے کام کرنے والوں کے دماغوں کو روشن کرے اور انہیں اس قلمی جہاد میں اسلام کی طرف سے احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا کرے آمین فقط

خاکسار

بشیر احمد خادِم
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قان

زیر خالص سے بڑھ کر صاف ہونا چاہیے دل کا : ذرا بھی غیب ہو جس میں مسلمان ہو نہیں سکتا
(المصلح الموعود)

مجالس انصار اللہ بھارت مبارک ہو

آپ کی ایک سال کی مساعی کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انصار اللہ مرکزیہ کا اپنا دفتر تعمیر ہونا شروع ہو چکا ہے اس ابتدائی عمارت پر تقریباً پچیس ہزار روپے (۲۵۰۰۰) کے اخراجات کا اندازہ ہے۔ اس قسم کے تعمیری کام صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتے ہیں۔ تمام انصار بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ مالی تعاون فرما کر احسب عظیم کے وارث بنیں۔ پانچ صد روپے یا اس سے زیادہ حصہ لینے والے احباب کے اسماء سنگ مرمر کی تختی پر کندہ کر داکر دفتر کی دیوار میں بغرض دُعا نصب کئے جائیں گے۔ نیز ملکہ حصہ لینے والے اصحاب کے نام بغرض دُعا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور حافظہ دُعا رہے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ناظمین اعلیٰ و زعماء مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

آئندہ انشاء اللہ یہ کوشش کی جارہی ہے کہ تمام مجالس سپاہی رپورٹیں باقاعدہ رسالہ فاتح میں شائع کی جایا کریں اس لئے ناظمین اعلیٰ و زعماء مجالس انصار اللہ بھارت باقاعدگی سے اپنی رپورٹیں ہر مہینے کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض عہدیداروں کی طرف سے اپنی اپنی کارگزاری کی رپورٹیں آرہی ہیں مگر اکثر کی طرف سے اس کام میں تساہل برتا جا رہا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کی کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں بغرض اطلاع و حصول دُعا بھجوائی جاتی ہے۔ جن مجالس کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں وہ مرکز سے منگوائیں۔ اُمید ہے کہ آپ اس طرف متوجہ ہو کر عند اللہ مامور ہوں گے

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

”اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں پھر ایک نور ظاہر کیا ہے۔ پھر ایک سورج کا طلوع ہوا ہے جس سے تمام تاریکیاں جاتی رہی ہیں اس لئے تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنے اندر ایک نئی بیداری پیدا کر نیکی کو شش کرو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ترقی کے بے انتہا مواقع پیدا کئے ہیں تم بھی حضرت زینبؓ کی نقل کرنیکی کو شش کرو جنہوں نے دنیا میں کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔“

نیز فرمایا: — ”اے عورتو! تمہارے لئے آزادی کا وقت آگیا ہے خدا تعالیٰ نے اسلام اور احادیث کے ذریعہ تمہاری ترقی کے بے انتہا راستے کھول دئے ہیں اگر اس وقت بھی تم نہیں اٹھو گی تو کب اٹھو گی اور اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جدوجہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی“

عہد نامہ لجنہ اماء اللہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان و مال و وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گی۔ سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گی۔

عہد نامہ ناصرات الاحدیہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہوں گی۔ اور سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی۔

احمدی خواتین کی متضرعانہ دعائیں!

۱۹۷۲ء میں لجنہ امداد اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہوئے تھے اُس سال کے سالانہ مرکزی اجتماع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بصیرت افروز تقریر فرمائی، اس میں حضور نے احمدی خواتین کی طرف سے متضرعانہ دعائیں کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

”احمدی مستورات کی پہلی دُعا یہی ہے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہمیں پچاس سال تک سلسلہ یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم تیری راہ میں قربانیاں دیتے چلے جائیں اب ہم پر یہ فضل فرما کہ ہماری یہ قربانیاں تیرے حضور قبول ہو جائیں اور ہماری کوششیں ثمر آور ہو جائیں۔“

پھر ہماری دُعا کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اے ہمارے رب ہم نے تیرے ہی فضل اور تیری ہی توفیق سے گزشتہ پچاس سال تک تیرے حضور حقیر قربانیاں کرنے کی توفیق پائی۔ اب تو ایسے سامان پیدا کر کہ لجنہ امداد اللہ اگلے پچاس سال بھی اپنی اجتماعی زندگی میں تیرے حضور زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرتی چلی جائے۔ تاکہ ہر سالہ جشن منایا جائے تو اس وقت کی لجنات یا لجنہ کی ممبرات کو یہ نظرئے کہ پہلے پچاس سالہ جشن کے بعد بھی کوئی وقفہ پیدا نہیں ہوا بلکہ ایک تسلسل جاری رہا۔ یہ تسلسل ہی ہے جو ہر آن انسانی کوششوں میں دُست اور بڑھوتی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو اس کی رحمتوں کو زیادہ جذب کرتا ہے۔

پس دُعا کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے تیرے حضور کچھ پیش کیا اور ہم تیرے اُدپر پورا توکل رکھتے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ تو ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول کر کے اُن کا نتیجہ پیدا کرے گا اُن کا ایک پھل پیدا کرے گا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر اور اے خدا تو آئندہ بھی ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم پہلے سے زیادہ اور پہلے سے زیادہ پیار کے ساتھ تیرے حضور قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور اے خدا تو ایسے حالات پیدا کر کہ تو اُن کو قبول بھی فرمائے اور ہماری کوششوں میں کوئی گند اور کوئی ملامت نہ ہو۔ جس سے ہمارے اعمال اور ہماری کوشش اور ہمارے مجاہدے اور ہماری قربانیاں اور ایشار رد ہو جائیں۔“

(بشکریہ مضباح ماہ ستمبر ۱۹۸۱ء)

پیغامِ سلام محترمہ سیدہ امتہ القدوسہ بکیم صا صدر لجنہ امانہ مرکز یہ دیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عِبْدِہِ الْمُسْتَخِیْرِ الْمَوْحُوْدِ

ہمارے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ مجلس خدام الاحدیہ مرکزیہ ایک سہ ماہی رسالہ نکال رہی ہے جس کا پہلا پرچہ نمونہ کے طور پر سالانہ اجتماع خدام الاحدیہ مرکزیہ ۸۱ء کے موقع پر نکالا جا رہا ہے اس رسالہ میں چار صفحات لجنہ امانہ اللہ کے لئے بھی مخصوص کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت عطا فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس رسالہ کی اشاعت کو کامیاب فرمائے اور اس کی اشاعت جہاں تبلیغ اسلام کا ذریعہ ہو وہاں خدام الاحدیہ اور لجنہ امانہ اللہ کی تنظیموں کی بیداری کا باعث بھی بنے اس لئے میں بھارت کی تمام لجنات سے درخواست کروں گی کہ وہ اپنی لجنہ کے لئے یہ رسالہ ضرور لگوائیں تاکہ مفید اور علمی مضامین کے علاوہ لجنہ کی سہ ماہی رپورٹ اور ضروری اعلانات سے آگاہی حاصل کر سکیں لجنات کے علاوہ علمی ذوق رکھنے والی بہنیں اپنے گھروں میں اس رسالہ کو جاری فرمائیں اور فائدہ حاصل کریں نیز یہی بہنوں کو اس طرف بھی متوجہ کروں گی کہ وہ اس رسالہ کے لئے علمی مضامین لکھیں اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے

الْحَمْدُ لِلّٰہِ اس وقت ہندوستان میں ۶۳ جگہوں پر لجنہ امانہ اللہ کا قیام ہو چکا ہے اور ہندوستان میں لجنہ دناصرت کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سالوں کی نسبت ترقی پر ہے عہدیداران پوری کوشش اور توجہ سے اپنی اپنی لجنہ دناصرت کو بیدار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن نئی صدی شروع ہونے پر ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات مختلف جماعتوں کے نام اسی طرح حضور کے خطبات پڑھ کر ہمیں اپنی تنظیموں کو نہ صرف بیدار کرنا ہے بلکہ اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھانا ہے۔ انشاء اللہ

خدا کرے کہ ہم اس رسالہ کے ذریعہ اپنی سہ ماہی رپورٹیں لجنات تک پہنچا سکیں اس لئے ہر لجنہ یہ کوشش کرے کہ وہ باقاعدہ مانانہ رپورٹ سمجھوائے تاکہ سہ ماہی رپورٹ میں ان کی کارکردگی شائع ہو سکے اور خدا کرے کہ یہ رسالہ جماعت کے دوسرے رسالوں کی طرح زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے والا ہو نیز اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے لئے کام کرنے والوں کے علم، اخلاص اور قلم میں برکت عطا فرمائے آمین والسلام

خاکسار

امتہ القدوسہ صدر لجنہ امانہ اللہ مرکز یہ بھارت

۶۰
۸۱
۷۰۱۰

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ بھارت

۱۹۸۱ء کے لائحہ عمل کے مطابق تمام لجنات اپنی لجنہ وناصرات کا سالانہ اجتماع ماہ اکتوبر کے آخر میں یا اپنی سہولیات کے پیش نظر نومبر میں کر کے رپورٹ دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوائیں تاکہ شائع کر دیا جاسکے۔

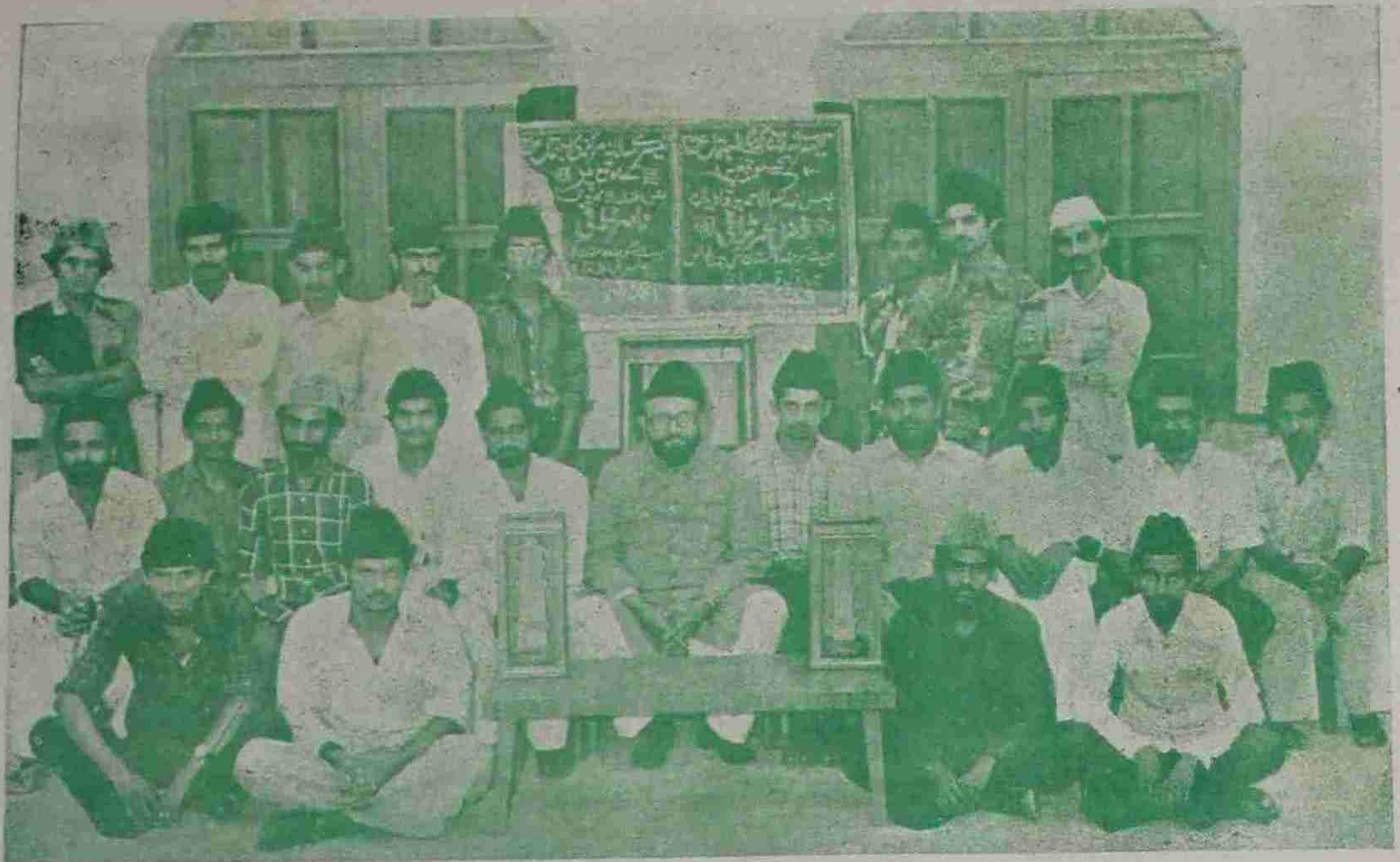
لجنات اماء اللہ کے لئے ۱۹۸۲ء کا لائحہ عمل مبنی پر دو گرام و ہدایات شائع ہو چکا ہے جو پندرہ اکتوبر تک تمام لجنات کو روانہ کر دیا جائے گا اس لائحہ عمل کے مطابق ہر لجنہ کو جتنی کتب کی ضرورت ہے وہ اپنی ہنرست مع قیمت کے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھجوا کر کتب منگوائیں تاکہ ڈاک خرچ بچ جائے اور کتب ضائع ہونے کا احتمال نہ رہے۔

برائے ہر بانی عہدیداران لجنات نے لائحہ عمل ۸۲ء کے مطابق گذشتہ سال سے زیادہ احسن رنگ میں کام کرنے کی کوشش کریں۔
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

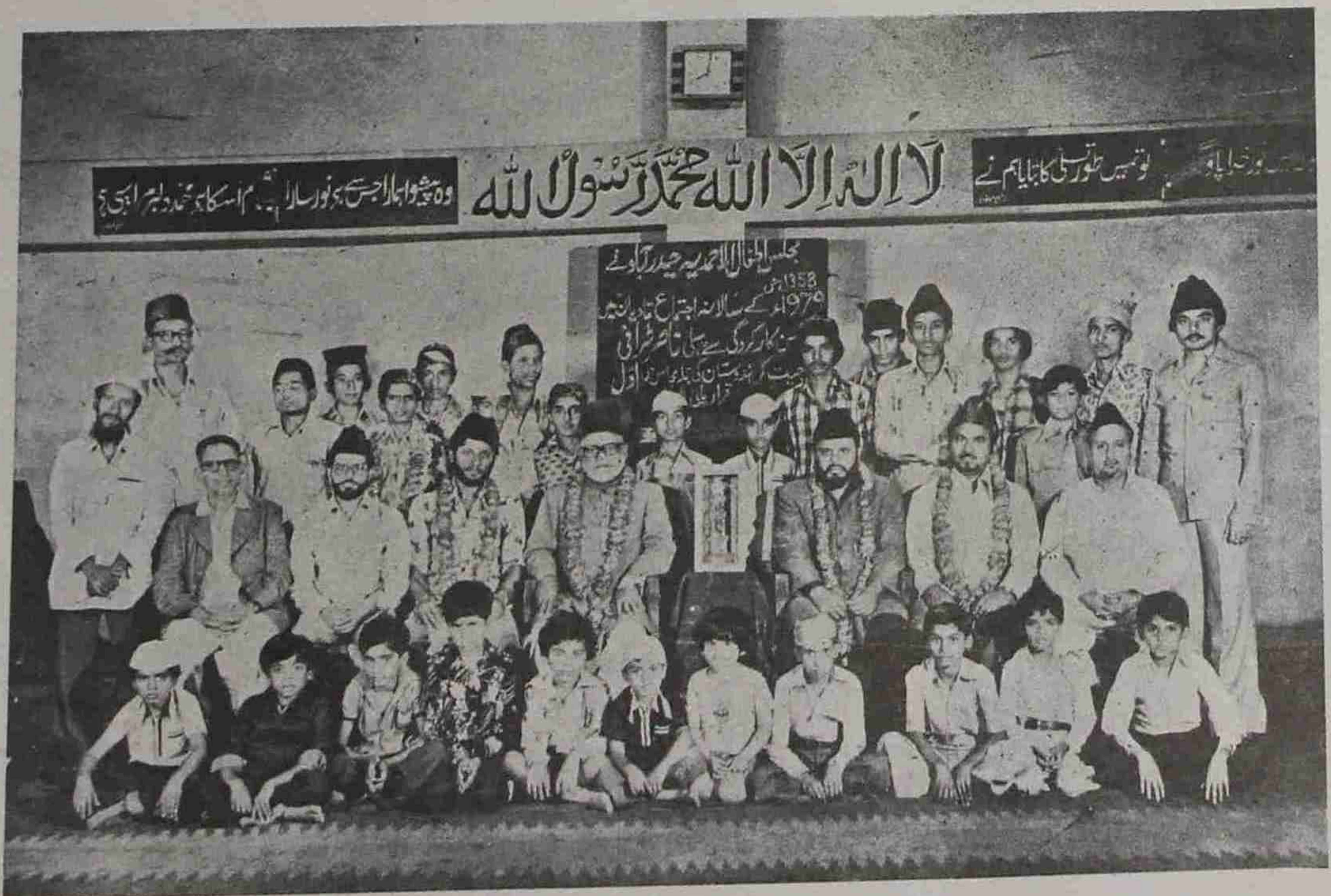
ضروری اعلان برائے لجنات بھارت

لجنہ اماء اللہ کا سال ۳۰ ستمبر ۸۱ء کو ختم ہو چکا ہے اس سال بھی ہر سال کی طرح سالانہ رپورٹ شائع کی جا رہی ہے اب تک جن لجنات کی طرف سے سالانہ رپورٹ نہیں ملی ان کے نام درج ذیل ہیں۔ ان تمام لجنات سے درخواست ہے کہ اپنی سالانہ رپورٹیں بھجوائیں تاکہ سالانہ رپورٹ جلسہ سے قبل شائع ہو سکے لجنہ اماء اللہ یادگیر۔ رانچی۔ اسلام آباد۔ کینالور۔ چنتہ کنتہ۔ امر ویہ۔ پنکال۔ کرڈاپلی۔ بھدرک۔ کیندر پاڑہ۔ کوڈاں۔ مرکہ۔ کالیکٹ۔ ٹیلی۔ اودے پور کٹیا۔ کیرنگ۔ شورت۔ بھدر وہ۔ سر لونیال گاؤں۔ چارکوٹ۔ بڑھانوں۔ پینکا ڈی۔ سور۔ موسیٰ بنی مائٹز۔ مسکا اور آسنور۔ ناہرات الاحدیہ بنگلور۔ یادگیر۔ چنتہ کنتہ مدراس۔ کرڈاپلی۔ شاہجہانپور اور کیرنگ۔

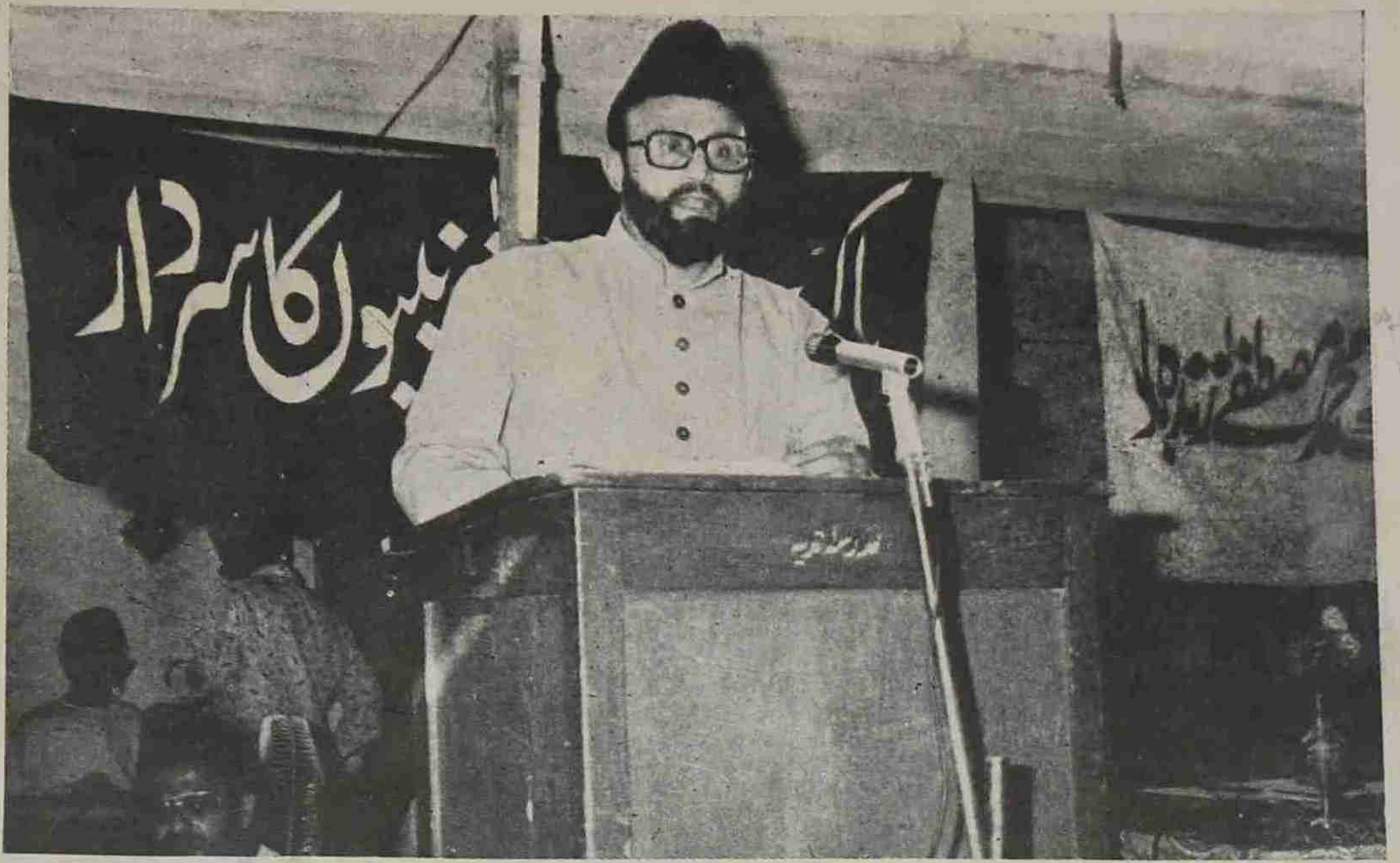
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان



مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے ۱۹۷۹-۸۰ء میں ہندوستان بھر میں اول آکر فضل عمر ٹرافی اور اطفال الاحمدیہ قادیان نے ناصر ٹرافی حاصل کی۔

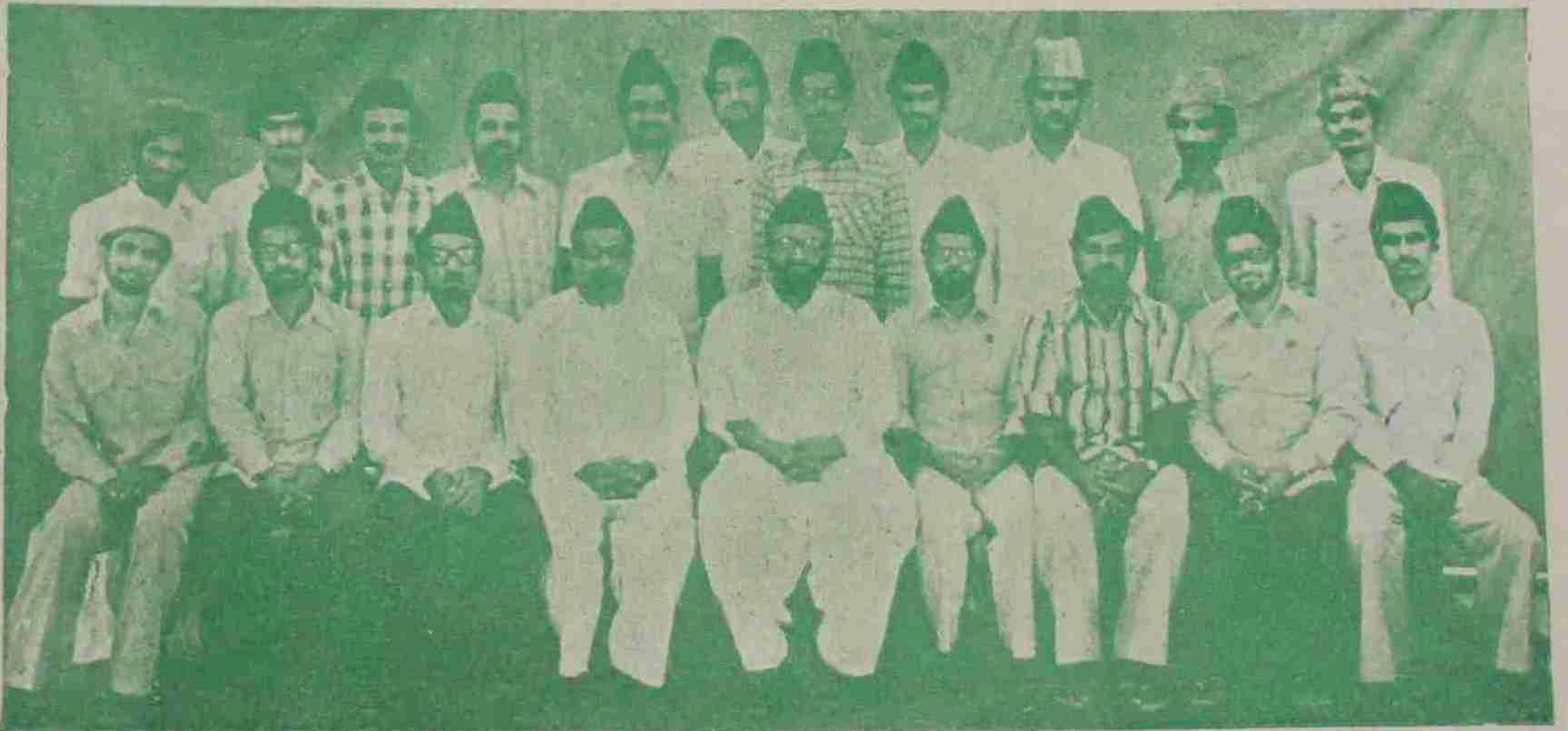


مجلس اطفال الاحمدیہ حیدرآباد نے ۱۹۷۸-۷۹ء میں ہندوستان بھر میں اول آکر ناصر ٹرافی حاصل کی۔



محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان، خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے۔

نوٹ: مجلس علم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان سال ۸۱-۱۹۸۰ء



بیٹھے ہوئے درمیان میں: محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ بائیں سے: بشیر احمد طاہر محترم مرکزیہ، خورشید احمد انور مہتمم اشاعت
میر احمد خدام مہتمم مقامی، منیر احمد حافظ آبادی مہتمم صنعت و تجارت، بائیں سے: محمد انعام غوری نائب صدر، جلال الدین نیر نائب صدر، جاوید اقبال اختر مہتمم تعلیم
ادریس احمد اسلم مہتمم تجنید، کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں: سید وسیم احمد نائب مہتمم، قریشی انعام الحق مہتمم اطفال، محمد عارف منگلی مہتمم صحت جسمانی،
رفیق احمد مالاباری ایڈیشنل مہتمم تحریک جدید، محمد یعقوب مہتمم وقار غزل، منظور احمد ایم۔ اے مہتمم امور طباء، محمد اکبر ایم۔ اے مہتمم تحریک جدید و وقف جدید
عبد الحق ایڈیشنل مہتمم وقف جدید، نور الدین آزاد نائب مہتمم، صغیر احمد طاہر نائب مہتمم، یونس احمد نائب مہتمم۔